﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد12

جمعۃ المبارک 7/جنوری 2005ء

25/ذیقعدہ 1425 ہجری قمری ❁ 7/صلح 1384 ہجری شمسی

شمارہ 01

قبولیت کی گھڑی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

’’جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور وہ گھڑی بڑی مختصر ہوتی ہے‘‘۔

(مسلم کتاب الجمعہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ کام ہو رہا ہے۔ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے

’’یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت ﷺ کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزّت اور وقعت اُن کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانہ سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سبّ وشتم اور توہین آنحضرت ﷺ کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت میں اس درد سے بے قرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حِس بھی باقی نہ رہی کہ اس بے عزّتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت ﷺ کی کچھ بھی عزّت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفین اسلام کے منہ بند کر کے آپؐ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا۔ جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے۔ اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ کام ہو رہا ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔ اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے‘‘ ۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 8-9 جدید ایڈیشن)

فرمودات خلفاء

فطرت صحیحہ انسان کو بدی پر ملامت کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں:

’’ہر ایک انسان جب بدی کرتا ہے تو اس بدی کے بعد اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے اور ہر سلیم الفطرت اس بات کی تصدیق کرے گا کہ ہر بدی کے ارتکاب کے بعد اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے کہ تو نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ گو کسی وقت ہو۔

میں نے لوگوں سے اور اپنے نفس سے بھی پوچھا ہے۔ چنانچہ جواب اثبات میں ملا۔ چور کو چوری کے بعد ایسی ملامت ہوتی ہے کہ وہ چوری کے اسباب کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح ڈاکہ ڈالنے والے اور قاتل دونوں ارتکاب جرم کے بعد کہیں بھاگنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح جھوٹا آدمی جھوٹ بولتا ہے تو جھوٹ کے بعد اس کو ملامت ہوتی ہے کہ یہ بات ہم نے جھوٹ کہی۔ غرض ہر بدی کے بعد ایک ملامت ہوتی ہے۔ جس بدی کو انسان کرتا ہے اسی بدی کے متعلق اگر اس سے تفتیش کی جائے تو ایک حصہ میں چل کر وہ منکر ہو جاتا ہے۔ میں نے بعض چوروں سے پوچھا کہ اعلیٰ درجہ کی چوری میں مال پر ہاتھ تو مشکل سے پہنچتا ہے۔ پھر کسی کے ہاتھ سے نکلواتے ہو۔ کسی کے سر پر رکھتے ہو۔ کسی سنار کو دیتے ہو کہ وہ زیورات کی شکل و ہیئت کو تبدیل کر دے۔ اس نے کہا کہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم سنار کو سو روپے کی چیزیں پچھتّر روپے میں دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر وہ سو روپے کی چیز ساٹھ روپے میں رکھ لے تو پھر تم کیا کرو۔ تو مجھے جواب دیا کہ ایسے حرامزادے، بے ایمان کو ہم اپنی جماعت سے نکال دیں گے! میں نے کہا کہ وہ بے ایمان بھلا کیسے ہو؟ کہنے لگا کہ چوری ہم کریں، مصیبت ہم اٹھائیں اور مال وہ کھا جائے۔ تو پھر بھی اگر بے ایمان نہ ہو تو اور کیا ہو گا! میں نے کہا اچھا وہ سنار تو صرف تمہاری اتنی ہی سی مشقّت برداشت کی ہوئی دولت کو غبن کر کے بے ایمان اور حرام زادہ ہو گیا مگر تم جو اَوروں کی برسوں تک مصیبت اٹھا کر جمع کی ہوئی دولت کو چُرا لاتے ہو بے ایمان اور حرامزادے نہیں؟ اس کا جواب مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا۔‘‘

(حقائق الفرقان۔ جلد چہارم۔ صفحہ 269,268)

سال نو۔ سال وصیّت

تمام موصیان کرام کو نظام وصیّت کی پہلی صدی اس جہت سے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب آپکی ذمہ داری ہے کہ نظام وصیّت کی نئی صدی کے استقبال کے لئے اپنے دیگر بھائیوں کو اس بابرکت نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی اس خواہش کا اظہار فرما رہے ہیں کہ

’’میری خواہش ہے اور مَیں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی آئندہ نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور کم از کم 15 ہزار اس ایک سال میں نئی وصایا ہو جائیں۔‘‘

حضور انور کی اس خواہش کو پورا کرنا ہم سب افراد جماعت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ لوگ جو ابھی تک اس بابرکت نظام میں شامل نہیں ہوئے وہ آگے آئیں اور جلد سے جلد اس بابرکت نظام میں شامل ہوں۔ اور موصیان کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ دوران سال اگر ہر موصی ایک اور فرد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کی کوشش کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ حضور کی یہ خواہش کہ ہم نظام وصیت کی نئی صدی کا اس رنگ میں استقبال کریں کہ خدا تعالیٰ کے حضور ہماری طرف سے اُس کی راہ میں شکرانے کے طور پر یہ حقیر سا نذرانہ ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس نظام میں جلد سے جلد شامل ہونے کی تحریک فرماتے ہیں۔ فرمایا:

’’جو لوگ اس الٰہی نظام (نظام وصیت) پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔‘‘

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

’’اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔‘‘

پس آج ہمیں امام وقت اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کے لئے بلا رہے ہیں کہ:

’’غور کریں۔ جو سستیاں کوتاہیاں ہو چکی ہیں اُن پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیّک کہتے ہوئے جلد از جلد نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں‘‘۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعائیں اس بابرکت نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں ان کا وارث بنائے۔ (آمین)

(سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

اداریہ

سال نو۔ تجدید عہد

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نئے سال میں داخل ہوئے ہیں۔ نئے سال میں بالعموم ہر عقل مند شخص یہ سوچتا ہے کہ گزشتہ سال کس طرح گزارا۔ اس میں کیا کیا فوائد اور بہتری حاصل ہوئی اور اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے کوئی نقصان یا کمی رہ گئی تو وہ کیوں رہ گئی اور آئندہ ہم اس کی کس طرح تلافی کر سکتے ہیں۔

عام لوگوں کو تو اپنا لائحہ عمل متعیّن کرنے اور اپنے لئے مثالی نمونہ یا اسوۂ حسنہ تلاش کرنے میں کوئی دقت اور مشکل ہو سکتی ہے اور یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارا لائحہ عمل درست اور نتیجہ خیز بھی ہوگا یا نہیں۔ مگر ایک احمدی مسلمان کے لئے یہ کام بہت ہی آسان اور یقینی ہے کیونکہ ہمارا لائحہ عمل قرآن مجید اور ہمارا اسوۂ حسنہ رحمۃ للعالمین خاتم النبیّین ﷺ ہیں۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے ہر سچے اور مخلص انسان کو قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کی پیروی کی طرف باحسن طریق توجہ دلاتے ہوئے جن امور کی طرف دعوت دی وہ ہماری جماعت میں شرائط بیعت کے نام سے مشہور ہیں۔ نئے دور کے آغاز پر اس بابرکت لائحہ عمل کو ہم اپنے نئے سال کا ایجنڈا قرار دیتے ہوئے ان شرائط کو جو ذیل میں پیش کی جارہی ہیں اپنے سامنے رکھیں اور بدل و جان ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں تو یقیناً بہت سی دینی و دنیوی ترقیات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کر سکیں گے۔ وباللہ التوفیق۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

”اول: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو“۔

اس سلسلہ میں مزید فرمایا: ”میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔ اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جُدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا“۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پاک نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور یہ نیا سال ہم سب کے لئے، تمام بنی نوع انسان کے لئے خیر و برکت کا سال ہو۔ (تبلیغ رسالت۔ جلد ہفتم صفحہ 143)

(عبدالباسط شاہد)

مدحت مسیح دوراںؑ

کہیں رائج نہیں وہ لفظ دنیا کی زبانوں میں
جو مدحت مہدیٔ دوراں کی خوبی سے بیاں کر دیں

سلام اُس فارسی الاصل ہندی شاہزادے پر
ثریّا سے جو ایماں لا کے تزئینِ جہاں کر دیں

سلام اُس ساقیٔ کوثر کے روحانی تسلسل پر
عیاں جس کی صداقت یہ زمین و آسماں کر دیں

سلام ان عجز کی راہوں پہ تقویٰ کے مراحل پر
جو اک خلوت نشیں کو مہدیٔ آخر زماں کر دیں

سلام اُن نیم وا آنکھوں پہ رحمت بار نظروں پر
کبھی گھائل کریں دل کو کبھی تحلیلِ جاں کر دیں

سلام ہوشیارپور کے چلّہ کش بیدار عابد پر
یہی دل کی تمنا ہے تصدّق اُس پہ جاں کر دیں

سلام اُن پر جنہیں ملتے تھے دسترخوان کے ٹکڑے
وہ وسعت دے کے لنگر کو برائے کُل جہاں کر دیں

وہ سلطان القلم معجز بیاں انفاخِ قدوسی
مسیحائی سے جو مُردو کو زندہ جاوداں کر دیں

وہ، برکت جن کے کپڑوں سے ملے شاہانِ عالم کو
وہ جس بستی میں رہتے ہوں اُسے دارالاماں کر دیں

ہوا ہے منعکس نورِ محمدؐ جن کے پیکر میں
زمیں کو برکتیں دیں اس قدر جنت نشاں کر دیں

وہ جس دل میں بھی دیکھیں پیار سے سب خارِ غم چُن لیں
جو گل ہو اپنے دامن میں وہ نذرِ دوستاں کر دیں

کبھی آدمؑ، کبھی موسیٰؑ، کبھی یعقوبؑ و ابراہیمؑ
تصور میں بھی وہ مہتاب آ کر شادماں کر دیں

نہایت عزم سے دل پر سہا ہر وار دشمن کا
یہی دُھن تھی نمایاں دینِ حق کی عزّ و شاں کر دیں

ہدایت دی ہمیں کہ گالیاں سُن کر دعائیں دیں
جو دل کا بوجھ بڑھ جائے خُدا کو درمیاں کر دیں

دعا ہے تخم ریزی کرنے والے باغ کے مالی
ہم اس دنیا کے ہر ذرّے کو رشکِ گلستاں کر دیں

یہی رستہ ہے جو بندے کو خالق سے ملاتا ہے
اسی خواہش سے سر کو وقفِ سنگِ آستاں کر دیں

(امۃ الباری ناصر)

اگر ماں باپ خود نمازی بن جائیں تو بچے ایک وقت میں آپ کی دعاؤں کی وجہ سے سدھر جائیں گے

تمہاری عزت اور تمہاری انفرادیت اور تمہارا وقار اور تمہارا احترام اسی میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو۔

4؍ستمبر 2004ء کو جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب۔

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

{جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ کے موقع پر 4؍ستمبر 2004ء کو لجنہ اماء اللہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل اس اجلاس کے آغاز میں درج ذیل آیات کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا گیا۔

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ۔ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ۔ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ (الاحزاب:36-38)

یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔ اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے معاملہ میں اُن کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جب تُو اُسے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے انعام کیا اور تو نے بھی اُس پر انعام کیا کہ اپنی بیوی کو روکے رکھ (یعنی طلاق نہ دے) اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور تُو اپنے نفس میں وہ بات چھپا رہا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تُو لوگوں سے خائف تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تُو اس سے ڈرے۔ پس جب زید نے اس عورت (یعنی اپنی بیوی) سے اپنی حاجت پوری کر لی، ہم نے اسے تجھ سے بیاہ دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی اور تردّد نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) اُن سے اپنی حاجتیں پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا فیصلہ بہرحال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

ان آیات کی تلاوت و ترجمہ اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:}

یہ آیات جو ابھی پہلے آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں ان کو مَیں نے بنیاد بنایا ہے۔ ان میں بعض نصائح کی گئی ہیں کہ یہ یہ باتیں اختیار کرو، یا وہ باتیں جن کا ذکر کیا گیا ہے ان پر عمل کرنے والے ایسے لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں جب ان پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اجر عظیم عطا ہو گا اور ان کے لئے مغفرت کے سامان بھی ہیں اور اجر عظیم بھی ہے۔

گویا یہ وہ بنیادی باتیں ہیں جن کو اسلام قبول کرنے کے بعد ایک مومن کو، مومن بننے کے لئے اختیار کرنا چاہئے، اس کے بغیر مومن نہیں کہلا سکتے۔ جیسا کہ مَیں نے کل کے خطبے میں کہا تھا کہ اَسْلَمْنَا تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے ہیں یعنی ہم نے قبول کر لیا اور اب ہم قبول کرنے کے بعد اپنے آپ کو احمدی مسلمان بنانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ مسلمان تو دنیا میں کافی تعداد میں ہیں۔ بڑے بڑے ملک مسلمانوں سے بھرے ہوئے ہیں لیکن صحیح عمل جو آج اسلام پر ہو رہا ہے یا صحیح تعلیم جو اسلام کی ہے وہ صرف اور صرف احمدی مسلمانوں کے پاس ہے جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو سمجھا اور اس کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو فرمایا کہ جب قبول کر لیا ہے تو اب ایمان میں ترقی کی بھی کوشش کریں گے، مومن بننے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن بننے کے بعد بعض کے لئے بعض مراحل میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر مکمل اور کامل یقین ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہو۔ اس پر مکمل ایمان ہو کہ وہ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کی تمام صفات پر یقین ہو۔ اس بات پر یقین ہو کہ اس کے تمام احکامات پر عمل نہ کرنے والے تباہی کی طرف جا سکتے ہیں۔ اس بات پر یقین ہو کہ ہر چیز بڑی سے بڑی سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی چیز تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں اگر خدا نہ چاہے۔ تو یہ خیال رکھیں اور سمجھیں کہ اگر خدا نہ چاہے تو مجھے دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسلام لانے کے بعد تم اپنے اندر جب تک تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتے۔ اور مومن کہلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہونا چاہئے، اس کی صفات پر مکمل یقین ہونا چاہئے۔ اس بات پر یقین ہو کہ اس کے احکامات پر عمل کرنے والے جو ہیں وہی تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ اگر اس کے احکامات پر عمل نہ کیا تو تباہی کی طرف جا سکتے ہیں۔ اس بات پر یقین ہو کہ ہر چیز بڑی سے بڑی سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی چیز تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔ کسی چیز کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ اگر خدا نہ چاہے تو مجھے دنیا کا بڑے سے بڑا آدمی یا بادشاہ بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور اگر خدا تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اس میں روک نہیں ڈال سکتی۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر مکمل اور کامل یقین ہونا چاہئے۔ اور یہ خیال رہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے، مجھے کوئی چیز دینا چاہتا ہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس میں کوئی روک نہیں ڈال سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو طریق بتائے ہیں اس کے مطابق، ان کے مطابق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہنا چاہئے گویا کہ ہمیشہ اپنی روحانی حالت کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کا تخت بنانا ہے اور جب دل کو اللہ تعالیٰ کا تخت بنانا ہے تو پھر شیطان کو دل سے نکالنا ہو گا۔ پھر شیطان کی اس دل میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہئے، اس کو نکال کر باہر پھینکنا ہو گا، دنیا داری کی تمام باتوں کو دل سے نکالنا ہو گا۔ گویا روحانیت کی منازل طے کرنے کی طرف قدم بڑھانا ہے تو تقویٰ پر چلنا ہے اور یہ اس وقت ہی ہو گا جب مکمل فرمانبرداری ہو گی، اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش ہو گی۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میری عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نمازیں تم پر فرض ہیں انہیں ادا کرو۔ بلکہ ایک جگہ تو یہ فرمایا ہے کہ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات: 56) یعنی مَیں نے جنّ اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری عبادت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت تو ایک عام مسلمان بلکہ انسان کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے ایمان میں ترقی کرنے والوں کو تو بہت بڑھ کر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں ان کی اہتمام سے ادائیگی کرنی چاہئے۔ پھر اپنے بچوں کی نگرانی کریں آیا وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں یا نہیں۔ اگر ماں باپ نمازیں پڑھ رہے ہوں گے تو بچے خود بخود اس کے عادی ہو جائیں گے۔ بہرحال ماں، کیونکہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، اپنے خاوند کے گھروں کی بھی نگران ہے تو اس لحاظ سے گھر کے مال اور سامان کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے نگرانی کرنے کی، حفاظت کرنے کی، اپنے خاوندوں کی اولاد کی، ان کی نسل کی، اپنی اولاد کی کہ انہیں خدا کا قرب حاصل کرنے والا بنائیں۔ بچوں کی نگرانی کریں۔ گھر میں سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ 10 سال کے بچے ہوں تو پابندی کروائیں کہ وہ نماز پڑھیں۔ جب بچوں کو نمازوں کی عادت ہو جائے گی تو انہیں بہت سی برائیوں سے بچنے کی بھی توفیق ملے گی۔ بڑے ہو کر سکولوں اور کالجوں میں جا کر یونیورسٹیوں میں جا کر، دوستوں میں بیٹھ کر نوجوانی کی عمر میں جو بعض غلط قسم کی باتیں بچے سیکھ جاتے ہیں۔ اگر عبادت کرنے والے ہوں گے، اگر بچوں کے ماں باپ نمازیں پڑھنے والے ہوں گے، تو بچے گندی حرکتیں، باتیں یا فضولیات اور لغویات جو ہیں یہ سیکھ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے ماؤں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی ٹریننگ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں بتا دیا ہے کہ جو عبادت کرنے والے ہیں وہ برائیوں میں نہیں پڑا کرتے جیسا کہ فرمایا کہ ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت:46) یعنی یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

ماؤں باپوں کو شکوہ ہوتا ہے، بعض دفعہ آتے ہیں میل ملاقات کے لئے، کہ ہمارے بچے بگڑ رہے ہیں، یہاں کے معاشرے کا ان پر اثر ہو رہا ہے۔ اگر ماں باپ خود بھی اپنے ایمانوں کو مضبوط کر رہے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی مکمل فرمانبرداری کر رہے ہوتے، عبادات کی طرف توجہ ہوتی اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالتے، بچپن سے ہی پیار سے محبت سے سمجھاتے کہ عبادت کرنی چاہئے، نماز پڑھنی چاہئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہدایت اور یہ حکم جو ہے اس پر عمل کرنے کی برکت سے بچے کبھی نہ بگڑتے۔ بلکہ ان لوگوں میں شمار ہوتے جو عمر کے ساتھ ساتھ، عقل پیدا ہونے کے ساتھ، شعور حاصل ہونے کے ساتھ ایمان میں ترقی کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نسلوں کو بچانے کے، اپنے آپ کو بچانے کے طریقے بھی سکھا دیئے ہیں۔ اگر ہم عمل نہ کریں تو پھر یہ تو ہمارا قصور ہے۔ اکثر جب میں نے پوچھا ہے ماں باپ سے تو کافی تعداد میں ماں باپ ایسے ہیں جو نمازوں میں باقاعدہ نہیں ہیں۔ اس لئے ہوش کریں اور ابھی سے اس طرف توجہ دیں۔ اپنے آپ کو بھی سنبھالیں۔ اپنے بچوں کو بھی سنبھالیں، اپنی نسلوں کو بھی سنبھالیں۔ اور اپنے ایمان کی بھی حفاظت

کریں اور اپنی نسلوں کے ایمانوں کی بھی حفاظت کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں شمار ہوں۔

عام طور پر دونوں میاں بیوی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں بچوں کی تربیت بھی کرتے ہیں پتہ نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری نمازوں کے باوجود ان کی تربیت صحیح نہیں ہو رہی۔ وجہ یہ ہے کہ ہماری نمازوں کا، ایمان کی مضبوطی کا جو حق ہے وہ ہم نے ادا نہیں کیا۔ اس لئے اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ ماں باپ بچپن میں ضرورت سے زیادہ سختی کرتے ہیں۔ اس سے بھی ایک عمر کے بعد بچہ بگڑ جاتا ہے۔

بہر حال مختصر یہ ہے کہ نمازوں کی عادت ڈالنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی۔ اب بھی اگر ماں باپ خود نمازی بن جائیں تو بچے ایک وقت میں آپ کی دعاؤں کی وجہ سے سدھر جائیں گے۔ اگر بچہ احمدیت پر قائم ہے اور جو بھی احمدیت پر قائم ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا کہ وہ نیکیوں کی طرف بھی آ جائے گا۔ اور یہ بہر حال ضروری ہے کہ ایمانوں کی مضبوطی کے لئے نیکیوں میں آگے قدم بڑھانے کی شرط ہے۔ اور نیکیوں پر قائم ہونے کے لئے سب سے زیادہ ضروری بات جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اس کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ جب مکمل فرمانبرداری ہوگی تو پھر سچائی پر بھی قائم ہونے والی ہوں گی۔ دنیاوی مفاد یا دنیاوی فائدے پہنچانے والی باتیں آپ کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے روکنے والی نہیں ہوں گی۔ کبھی آپ کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ میں فلاں جگہ غلط بات کہہ کر کوئی دنیاوی فائدہ اٹھا لوں یا کبھی یہ خیال نہیں آئے گا کہ فلاں عورت نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اس لئے اس کو بدنام کرنے کے لئے میں اس کے متعلق کوئی غلط بات مشہور کردوں۔ یا ساس سسر سے ناراضگی کی صورت میں غلط باتیں ان کی طرف منسوب کر دوں۔ یا بچوں کی غلطی چھپانے کے لئے نظام کے سامنے یا قانون کے سامنے غلط گواہی دے دوں۔ اگر یہ تمام باتیں کسی میں پائی جاتی ہیں تو اس کا ایمان بھی ضائع ہو گیا۔ اس لئے مومن کے لئے حکم ہے ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ یعنی جھوٹ کہنے سے بچو۔ پھر فرمایا کہ مومنوں کی اللہ کے خالص بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ ﴿لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾۔ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔ بعض دفعہ بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے بلاوجہ جھوٹ بول جاتی ہیں، مذاق میں یا دوسری عورت کو نیچا دکھانے کے لئے۔ مثلاً یہی کہ کپڑا خریدا ہے سستا لیکن اگر دوسری عورت کے کپڑے کی گھر میں تعریف ہوگئی یا زیور کی تعریف ہوئی اور وہ کہے کہ اتنے میں خریدا ہے، پہلی والی فوراً کہے گی کہ میں نے بھی اتنے میں لیا ہے یا اس سے بڑھا کر اپنی قیمت بتائے گی تا کہ اپنی بڑائی بیان ہو۔ تو اپنی بڑائی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹ بھی بیان ہو رہا ہوگا۔ صرف اپنی اہمیت بتانے کے لئے، اپنے آپ کو امیر ظاہر کرنے کے لئے یہ غلط بیانی سے کام لیا ہے تو یہ سب جھوٹ ہے اور جھوٹ میں ہی شمار ہوگا۔ اور پھر ایسی عورتوں کے یا باپوں کے بچے جو ہیں ان میں بھی پھر غلط بیانی اور جھوٹ کی عادت ہو جاتی ہے اور پھر جب بچے گھر سے باہر نکلنا شروع کرتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو چھپانے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں تو پھر ماں باپ کو دکھ ہو رہا ہوتا ہے، تکلیف ہو رہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے فلاں فلاں خرابی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان میں فلاں فلاں خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ ہم سے جھوٹ بولتا رہا کہ میں فلاں جگہ جاتا ہوں اور غلط بیانی سے کام لیتا رہا اور کر کچھ اور رہا ہوتا تھا۔ فلاں برائی میں مبتلا ہو گیا۔ اب بڑی پریشانی ہے۔ اگر جائزہ لیں تو اس کی عادت خود ماں باپ نے ڈالی ہوتی ہے۔ کیونکہ بچے کے سامنے غلط باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے مواقع پر دوسروں کے بارے میں غلط باتیں بچوں کے سامنے کرتے ہیں تو اس سے بچے بھی سچ کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک سچ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی یا جیسا کہ میں نے کہا بچوں کی غلط حمایت کر دی اس سے بھی بچوں میں غلط بیانی اور جھوٹ کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ صبر سے کام لیا کریں۔ زندگی میں بہت سے مواقع آتے ہیں کاروبار میں نقصان ہو گیا، چوری ہو گئی، ڈاکہ پڑ گیا وغیرہ وغیرہ۔ یا بعض دفعہ خاوند کے مالی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ عورت کی ضرورت کے مطابق اس کو رقم مہیا نہیں ہو رہی تو شور مچا دیتی ہیں بعض عورتیں، واویلا کرتی ہیں، خاوندوں کے ساتھ لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتی ہیں۔ اپنی ڈیمانڈز بعض دفعہ اتنی زیادہ بڑھا لیتی ہیں کہ خاوند کو گھر میں خرچ برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر دفعہ خاوند ہی صحیح ہوتے ہیں اور عورتیں ہی غلط ہوتی ہیں۔ عورتیں بھی صحیح ہوتی ہیں بعض جگہ۔ لیکن ان عورتوں کے بارے میں کہہ رہا ہوں جن کی اکثریت ایسی ہے جو ڈیمانڈز کرتی ہیں۔ تو اس سے ہر وقت گھروں میں لڑائی جھگڑا فساد تُو تکار ہوتی رہتی ہے۔ یا پھر یہ ہے کہ خاوند ان کے ناجائز مطالبات کی وجہ سے جب کبھی رستے سے اکھڑ جاتے ہیں ایسی صورت میں جب لڑائی ہو رہی ہو تُو تکار ہو رہی ہو تو وہ پھر ایسے خاوند بھی ہیں کہ بیویوں پر ظلم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یا خاوند اپنی بیویوں کے ان مطالبات کو ماننے کی وجہ سے، انہیں پورا کرنے کے لئے، قرض لینا شروع کر دیتے ہیں اور پھر سارا گھر ایک وبال میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ خاوند سے قرض خواہ جب قرض کا مطالبہ جب کرتے ہیں وہ ان سے ٹال مٹول کر رہا ہوتا ہے۔ پھر ایک اور جھوٹ شروع ہو جاتا ہے اور جب وہ ادا نہیں کرتا تو پھر خاوند کی چڑ چڑاہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ پھر بچوں پہ سختیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ بچے ڈسٹرب ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو ایک شیطانی چکر ہے جو بعض ناجائز مطالبات کی وجہ سے، صبر کا دامن چھوڑنے کی وجہ سے چل جاتا ہے۔ اور پھر یہ ہوتا ہے کہ بچے ایک عمر کے بعد ایسے گھروں میں، گھر سے باہر سکون کی تلاش کرتے ہیں اور پھر ماں باپ کی تربیت سے بھی جاتے ہیں۔ پھر برائیاں پیدا ہونی شروع ہوتی ہیں اور جب ماں باپ کو ہوش آتی ہے تو اس وقت، وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ ایمان کی مضبوطی تبھی قائم ہوگی جب صبر کی عادت بھی ہوگی۔

پھر عاجزی ہے۔ یہ بھی ایمان کی طرف لے جانے والا ایک بڑا اہم قدم ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حضور بھی عاجزی دکھاتے ہوئے جھکنا ہے اور اس کے بندوں سے بھی عاجزی سے پیش آنا ہے۔ جتنی زیادہ عاجزی ہوگی اتنا زیادہ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ جس میں عاجزی نہیں اس میں ایک قسم کا تکبر ہے۔ وہ اپنے آپ کو کوئی بڑی چیز سمجھتا ہے۔ دوسروں سے بڑا سمجھتا ہے۔ بعض عورتوں میں اپنے روپے پیسے دولت کی وجہ سے تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ مردوں میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت میں کیونکہ عورتوں سے مخاطب ہوں اس لئے عورتوں ہی سے کہہ رہا ہوں اور وہ دوسری عورتوں کو اپنے سے کمتر عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتیں، کچھ نہیں سمجھتیں۔ بلکہ بعض دفعہ ایسا حقارت کا سلوک ہوتا ہے جیسے وہ بیچارے انسان ہی نہیں ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ اگر تمہارے پاس روپیہ پیسہ، دولت آ گئی ہے، تمہارے حالات دوسرے سے بہتر ہیں تو اپنی بہن کے لئے دل میں ہمدردی پیدا کرو۔ اس کی ضروریات کا خیال رکھو۔ اس کے جذبات کا خیال رکھو۔ شادی بیاہ پر فضول خرچی کرنے سے بچو۔ صرف دکھاوے کے لئے اپنی بیٹی کا جہیز نہ بناؤ بلکہ ضرورت کے مطابق بناؤ۔ اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو جہیز لے کر جانے والی بچیاں ہی بعض دفعہ ظالم خاوندوں کے ہاتھوں یا ظالم سسرال کے ہاتھوں تکلیف اٹھا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اللہ کا فضل مانگنا چاہئے۔ صرف جہیز پر انحصار نہیں۔ دعاؤں کے ساتھ بچیوں کو رخصت کرنا چاہئے نہ کہ اپنی دولت اور لڑکی کے جہیز یا فلیٹ یا مکان جو اس کو دیا گیا ہے اس پر انحصار کرتے ہوئے، اس پر گھمنڈ کرتے ہوئے۔ کبھی کسی غریب یا اپنے سے کم پیسے والے کی بچی کی رخصتی کو تحقیر کی نظر سے کبھی نہ دیکھیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل شامل ہوں گے تبھی بچیاں بھی اپنے گھروں میں خوش رہیں گی، آباد رہیں گی۔ بہر حال ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہئے۔ ہمیشہ عاجزی دکھانی چاہئے اور ہمیشہ عاجزانہ دعائیں مانگنی چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ عاجزی دکھانے سے، غریب کے ساتھ گھلنے ملنے سے اس کی تکلیفوں کا احساس ہوگا اور جب تکلیفوں کا احساس ہوگا تو اس کی خاطر قربانی کا جذبہ ابھرے گا۔ اس سے ہمدردی کا جذبہ ابھرے گا۔ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کا خیال پیدا ہوگا۔ تو اس جذبے سے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خاطر دل میں پیدا ہوگا ایمان میں بھی ترقی ہوگی اس لئے فرمایا کہ اپنے بھائی بندوں کی تکلیفوں کا احساس بھی دل میں پیدا کرو۔ اور جب دل میں پیدا کرلو تو اس کو دل میں ہی نہ رکھو بلکہ عملاً اس کی ضرورت بھی پوری کرنے کی کوشش کرو۔ یہاں بہت سی ایسی خواتین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بہتر حالت میں کر دیا ہے۔ پہلے کی نسبت مالی لحاظ سے بھی وہ اچھی حالت میں ہیں۔ اس لئے ضرورت مندوں کے لئے غریبوں کے لئے ان کو خرچ کرنا چاہئے۔ اگر یہاں ان کو ایسا کوئی نہیں ملتا جس کو دے سکیں، مدد کر سکیں تو جماعت میں ایسی مدات ہیں۔ جماعت کے ذریعہ سے ایسے لوگوں کی مدد کرنی چاہئے۔ پھر بہتوں کے پاس زیور بھی ہیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے، زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے تحریک جدید یا وقف جدید کا چندہ دے دیا اب زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ زکوٰۃ بہر حال اپنی جگہ واجب ہے۔ اپنے ایمان میں مضبوطی کے لئے اپنے چندوں کو بھی بڑھائیں۔ یہ بھی ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

پھر فرمایا کہ مومنوں میں شامل ہونے کے لئے صائمات میں شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ روزہ داروں میں شامل ہونا بھی ضروری ہے۔ اپنے آپ کو خدا کی خاطر جائز ضروریات سے روکنا بھی ضروری ہے۔ قربانی کی عادت اپنے اندر ڈالنا بھی ضروری ہے۔ صائمات میں سب آ جاتے ہیں۔ تا کہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کر سکو اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کر سکو۔

پھر ایمان میں ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ فروج کی حفاظت کرنے والیاں ہوں۔ اس کے مختلف پہلو ہیں۔ کان بھی فروج میں داخل ہے۔ آنکھ بھی فروج میں شامل ہے۔ منہ بھی فروج میں شامل ہے۔ اس طرح دوسری اخلاقی برائیاں ہیں جن سے بچنا اور اپنی حفاظت کرنا ہے۔ ایک احمدی عورت دوسری اخلاقی برائیوں میں تو ملوث نہیں ہوتی۔ الحمدللہ، پاک دامن ہیں لیکن صرف اس سے ایمان میں ترقی نہیں ہوتی۔ کوئی بھی شریف عورت کسی بھی مذہب کی یا لامذہب بھی ہو تب بھی انتہائی اخلاقی برائیوں سے بچنے والی ہوتی ہیں۔ کئی ہیں، بے شمار ہوں گی۔ تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کان آنکھ منہ کی بھی حفاظت کرو یہ بھی فروج میں داخل ہیں۔ ایک ایمان میں ترقی کرنے والی کو ان کی حفاظت کرنی چاہئے۔ کان کی حفاظت یہ ہے کہ غلط اور ایسی مجالس جن میں لغویات کی باتیں ہو رہی ہوں وہاں نہ بیٹھو۔ عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ جہاں اکٹھی ہوئیں فوراً دوسروں کی ایسی باتیں جو ان کو ناپسند ہوں ان کے بارے میں کرنے لگ جاتی ہیں۔ یہ ایسی حرکت ہے جو بڑی گھٹیا حرکت کہلانی چاہئے۔ جب آپ خود پسند نہیں کرتیں کہ کوئی آپ کی پیٹھ پیچھے کوئی ایسی بات کرے جو آپ کی بدنامی کا باعث ہو تو پھر دوسروں کے بارے میں بھی یہی خیالات رکھنے چاہئیں، یہی سوچ رکھنی چاہئے۔ ایسی مجلسوں سے بچ کر آپ اس چغلی کی برائی سے اپنے کان اور منہ کو محفوظ کر لیں گی۔ پھر آنکھ کی حفاظت ہے اس میں ہر قسم کے فضول نظاروں سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔ یہاں ٹی وی چینل پر بعض غلط قسم کے پروگرام، ننگے پروگرام آ رہے ہوتے ہیں ان کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں۔ کیونکہ یہی پھر بڑی اخلاقی برائیوں کی طرف لے جانے والی چیزیں بن جاتی ہے۔ پھر پردہ ہے یہاں آ کر اس کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں، جو پاکستان سے آئی ہیں برقعہ پہنتی ہیں تو یہاں آ کر برقعہ پہننے میں کیا قباحت ہے، کیا روک ہے۔ ایسے خاوند بھی غلط کہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہاں برقعہ معیوب ہے اور اگر برقعہ پہنا تو ہمارے ساتھ باہر نہ نکلو۔ ان کو بھی اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور آپ کو بھی اس بات کا سٹینڈ لینا چاہئے کہ یہ پردہ جو ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ ایسے خاوندوں کو بھی، جیسا کہ میں نے کہا، خدا کا خوف کرنا چاہئے اور کیونکہ آپ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

معاشرہ کا کام ہے کہ شادی کے قابل بیواؤں اور لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی طرف توجہ دے۔

احمدی لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں آپس میں کی جائیں تا کہ آئندہ نسلیں دین پر قائم رہنے والی نسلیں ہوں۔

(بیواؤں اور شادی کے قابل لڑکے ، لڑکیوں کی شادیاں کروانے سے متعلق قرآن مجید،احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے نہایت اہم تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 24/دسمبر 2004ء بمطابق 24 دسمبر 1383 ہجری شمسی بمقام بیت السلام۔ پیرس (فرانس)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ۔اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾۔ (سورۃ النور آیت 33)

آجکل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آتے ہیں۔روزانہ خطوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے۔ لڑکیوں کی طرف سے عورتوں کی طرف سے بچیوں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔ جو کم مالی حیثیت رکھنے والے ہیں ان کے رشتوں کے مسائل ہیں لڑکا ہو یا لڑکی۔ بیواؤں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔ایسی بعض بیوائیں ہوتی ہیں جو شادی کی عمر کے قابل ہوتی ہیں یا بعض ایسی جو اپنے تحفظ کے لئے شادی کروانا چاہتی ہیں ان کے رشتوں کے مسائل ہیں۔لیکن ایسی بیوائیں بعض دفعہ معاشرے کی نظروں کی وجہ سے ڈر جاتی ہیں اور باوجود یہ سمجھنے کے کہ ہمیں شادی کی ضرورت ہے، وہ شادی نہیں کرواتیں۔تو بہر حال مختلف طبقوں کے اپنے اپنے مسائل ہیں ہمارے بعض مشرقی ممالک میں، بیواؤں کے ضمن میں بات کروں گا، اس بات کو بہت برا سمجھا جاتا ہے بلکہ گناہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت اگر بیوہ ہو جائے تو دوسری شادی کرے۔ اور بعض بیچاری عورتیں جو اپنے حالات کی وجہ سے شادی کرنا چاہتی ہیں ان کے بعض دفعہ رشتے بھی طے ہو جاتے ہیں لیکن ان کے عزیز رشتہ دار اس بات کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اور اس طرح ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور بیچاری عورت کو اتنا عاجز کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے ہی بیزار ہو جاتی ہے۔ اور حیرت اس بات کی ہے کہ یہاں یورپ میں آکر جہاں اور دوسرے معاملات میں روشن خیالی کا نام دے کر بہت سارے معاملات میں ملوث ہو جاتے ہیں جن میں سے بعض کی اسلام اجازت بھی نہیں دیتا لیکن یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بیواؤں کی شادی کرو اس بارے میں بڑی غیرت دکھا رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یہ جو مَیں نے آیت تلاوت کی ہے کہ تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اور اسی طرح تمہارے درمیان جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم جس پر ہر ایک کو عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو بڑا واضح طور پر کھل کر فرماتا ہے کہ معاشرے میں اگر نیکیوں کو فروغ دینا ہے تو معاشرے میں جو شادیوں کے قابل بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کرانے کی کوشش کرو بلکہ یہاں تک کہ اُس زمانے میں جو غلام تھے اور لونڈیاں تھیں ان میں سے بھی جو نیک فطرت ہیں ان کی بھی شادیاں کروا دو تا کہ برائی نہ پھیلے۔ یہ قوم بھی جو غریب لوگ ہیں یہ بھی مایوسی کا شکار نہ ہوں۔ تو یہ حکم شادی کی پابندی کا ہے۔ اس زمانے میں غلام تو نہیں ہیں لیکن بہت سے ممالک میں غربت ہے اور غربت کی وجہ سے شادی نہیں ہوتی تو جماعت ان لوگوں کی مدد بھی کرتی ہے۔ اس لئے انفرادی طور پر بعض لوگ مدد کرتے ہیں اور کرنی بھی چاہئے۔ تو فرمایا یہ نہ سمجھو کہ ان کی غربت ہے اس لئے شادی نہ کراؤ۔ اگر مرد کام نہیں کرتا یا ملازمت اس کے پاس نہیں ہے یا کوئی کمائی کا ایسا بڑا ذریعہ نہیں ہے تو ان کی شادیاں بھی کرواؤ اور پھر جماعت میں جو ایک نظام رائج ہے ایسے لوگوں کی ملازمت یا کاروبار کی کوشش بھی کی جاتی ہے اور کرنی بھی چاہئے۔ تو الّا ماشاء اللہ جب ایسی کوشش ہوتی ہے تو سوائے چند ایک کے شادی کے بعد احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو سنبھالنا ہے اس لئے کوئی کام کریں، کوئی کاروبار کریں، کوئی نوکری کریں، کوئی ملازمت کریں۔ پھر اکثر بیوی بھی اپنے خاوند کے لئے کوئی کام کرنے کے لئے یا ملازمت حاصل کرنے کے لئے ترغیب دلانے کا باعث بن جاتی ہے۔ بیوی بھی اس پر دباؤ ڈالتی ہے تو اس سے بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور کئی مثالیں ایسی ہیں کہ شادی کے بعد ایسے غریبوں کے حالات بہتر ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ علم رکھتا ہے کہ کس کے کیا حالات ہونے ہیں۔ معاشرے کا یہ کام ہے کہ چاہے وہ بیوائیں ہوں، چاہے وہ غریب لوگ ہوں ان کی شادیاں کروانے کی کوشش کرو۔ اس طرح معاشرہ بہت سی قباحتوں سے پاک ہو جائے گا، محفوظ ہو جائے گا۔ بیواؤں میں سے بھی اکثر جو ایسی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ شادی کرانے کی خواہش رکھتی ہوں، ضرورت مند ہوں اور ان میں سے ایسی بھی بہت ساری تعداد ہوتی ہے جو خاوند کی وفات کے بعد معاشی مسائل سے دوچار ہو جاتی ہے۔ معاشرے کے بعض مسائل ہیں جن سے دوچار ہوتی ہے تو ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کو کوئی ٹھکانہ ملے۔ ان کو تحفظ ملے بجائے اس کے کہ وہ مستقل تکلیف اٹھاتی رہے۔ اس لئے فرمایا کہ پاک معاشرہ کے لئے بھی اور ان کے ذاتی مسائل کے حل کے لئے بھی پوری کوشش کرو کہ ان کی شادیاں کروا دو۔ تو یہ ہے حکم اللہ تعالیٰ کا جبکہ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض معاشرے اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ اسلامی اور احمدی معاشرہ کہلاتے ہوئے بعض لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ تو ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مقابلے میں ہماری روایات یعنی وہ جھوٹی روایات جو دوسرے مذاہب یا غیر مسلموں کے بگڑے ہوئے مذہب کا حصہ بن کر ہمارے اندر جڑ پکڑ رہی ہیں، ہمارے اندر داخل ہو رہی ہیں ان کو نکالنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ تو بیوگان کو یہ اجازت دیتا ہے کہ بیوہ ہونے کے بعد اگر کسی کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے بعد جو عدت کا عرصہ ہے، چار مہینے دس دن کا، وہ پورا کر کے اگر تم اپنی مرضی سے کوئی رشتہ کر لو اور شادی کر لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے فیصلہ لینے کی یا کسی بڑے سے پوچھنے کی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ معروف کے مطابق رشتے طے کرو۔ معاشرے کو پتہ ہو کہ یہ شادی ہو رہی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ تو بیواؤں کو تو اپنے متعلق اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کا خود اختیار دے دیا گیا ہے یا اجازت ہے اور لوگوں کو یہ کہا ہے کہ تم بلا وجہ اس میں روکیں ڈالنے کی کوشش نہ کرو اور اپنے رشتوں کا حوالہ دینے کی کوشش نہ کرو۔ اگر یہ بیواؤں کے رشتے جائز اور معروف طور پر ہو رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دیتا ہے۔ تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ تم اپنے آپ کو خاندان کا بڑا سمجھ کر یا بڑے رشتے کا حوالہ دے کر روک نہ ڈالو کہ یہ رشتہ ٹھیک نہیں ہے، نہیں ہونا چاہئے یا مناسب نہیں ہے۔ بیوہ کو خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔ تم کسی

بھی قسم کی ذمہ داری سے آزاد ہو۔ اللہ تمہارے دل کا بھی حال جانتا ہے۔ اگر تم کسی وجہ سے نیک نیتی سے یہ روک ڈالنے یا سمجھانے کی کوشش کررہے ہو کہ یہ رشتہ نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ جو تمہارے دل میں ہے ظاہر کردو اس کو بتا دو اور اس کے بعد پیچھے ہٹ جاؤ اور فیصلے کا اختیار اس بیوہ کے پاس رہنے دو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کا حال جانتا ہے اس کو تمہاری نیت کا پتہ ہے تمہارے سے بہرحال باز پرس نہیں ہوگی۔ اگر نیک نیت ہے تو نیک نیتی کا ثواب مل جائے گا۔

اس بارے میں فرماتا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔﴾ (البقرة: 235) یعنی تم میں سے وہ لوگ جو وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی مقررہ مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ عورتیں اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔ چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس واسطے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا جو نکاح کے لائق ہے اور جس کے واسطے نکاح ضروری ہے۔ بعض عورتیں بوڑھی ہو کر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کے متعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا ایک کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کرسکتا کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جائے۔ ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہئے کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 320 جدید ایڈیشن)

آپؑ نے اس کی وضاحت فرمادی، مزید کھول کر بیان فرما دیا کہ پہلی بات تو معاشرے اور عزیز رشتے داروں کو یہ حکم ہے کہ اگر کوئی شادی کی عمر میں بیوہ ہوجاتی ہے تو تم لوگ اس کے رشتے کی بھی اسی طرح کوشش کرو جیسے باکرہ یا کنواری لڑکی نوجوان لڑکی کے رشتے کے لئے کوشش کرتے ہو۔ یہ تمہاری بے عزتی نہیں ہے بلکہ تمہاری عزت اسی میں ہے۔ دوسری بات کہ اگر کوئی عمر کی زیادتی کی وجہ سے یا بچوں کی زیادہ تعداد کی وجہ سے یا اپنے بعض اور حالات کی وجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ سے شادی نہ کرنا چاہے تو یہ فیصلہ کرنا بھی اس کا اپنا کام ہے۔ تم ایک تجویز دے کے اس کے بعد پیچھے ہٹ جاؤ۔ رشتہ کروانے کے لئے، نہ کہ رشتہ روکنے کے لئے۔ رشتہ کرنا یا نہ کرنا یہ اس کا اپنا فیصلہ ہوگا۔ اس کا اپنا حق ہے اس کو بہرحال مجبور نہ کیا جائے۔ پھر یہ کہ معاشرے کو رشتہ داروں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ زبردستی کسی بیوہ کو ساری عمر بیوہ ہی رکھیں یا اس کو کہیں کہ تم ساری عمر بیوہ رہو۔ اگر خود اپنی مرضی سے کوئی شادی کرنا چاہتی ہے تو قرآنی حکم کے مطابق اسے شادی کرنے دو۔ کسی بیوہ کو شادی سے روکنا بھی بڑی بیہودہ اور گندی رسم ہے اور اس کو اپنے اندر سے ختم کرو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تین مرتبہ فرمایا۔ اے علی! جب نماز کا وقت ہوجائے تو دیر نہ کرو۔ اور اسی طرح جب جنازہ حاضر ہو یا عورت بیوہ ہو اور اس کا ہم کفو مل جائے تو اس میں بھی دیر نہ کرو۔

(ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب فی الوقت الاوّل)

تو اس میں آپؐ نے دو باتوں کو جو انسانوں سے تعلق رکھتی ہیں عبادت کے ساتھ رکھا ہے۔ نماز جو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے اس کی عبادت کرنا ایک فرض ہے اور عبادت کی غرض سے ہی انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس کو وقت پہ ادا کرنے کا حکم ہے اور جب وقت آجائے تو اس میں دیر نہیں ہونی چاہئے اسی میں ہماری بھلائی ہے۔ اور پاک معاشرے کے قیام کی ضمانت بھی اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عبادت کے وقت مقرر کئے ہیں اس وقت میں ادائیگی کی جائے۔ تو اس کے بعد فرمایا کہ جنازہ ہے اگر کوئی فوت ہوجائے تو اس کو دفنانے میں بھی جلدی کرنی چاہئے۔ وفات شدہ کی عزت بھی اسی میں ہے۔ پھر بعض خاندانوں میں دیر تک جنازہ رکھنے سے بعض مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں اس لئے جلدی دفنا دو۔ پھر فرمایا کہ عورت اگر بیوہ ہوجائے اور شادی کے قابل ہو اور اس کا ہم کفو مل جائے، مناسب رشتہ مل جائے، معاشرے میں جو اس عورت کا مقام ہے اس کے مطابق ہو خاندانی لحاظ سے اپنے رہن سہن کے لحاظ سے ہم مزاج ہو عورت کو پسند بھی ہو تو پھر رشتہ دار اس سلسلہ میں روکیں نہ ڈالیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ اس کو جلد از جلد بیاہ دو۔ اس سے بھی پاک معاشرے کا قیام ہوگا۔ اور عورت بھی بہت سی باتوں سے جو بیوہ ہونے کی وجہ سے اس کو معاشرے کی سہنی پڑتی ہیں بچ جائے گی۔ پھر بیوہ کو خود بھی اختیار دیا گیا ہے کہ خود بھی وہ جائز طور پر رشتہ کرسکتی ہے جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ یہ بھی اس لئے ہے کہ وہ اپنے آپ کو تحفظ دے سکے۔

اس اختیار کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ ایک روایت میں آتا ہے۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی کے معاملہ میں بیوہ اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ اور کنواری سے اجازت لی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اجازت تصور کیا جائے گا۔

(سنن الدارمی۔ کتاب النکاح۔ باب استئمار البکر والثیب)

تو وضاحت ہوگئی کہ بیوہ کا حق بہرحال فائق ہے لیکن کنواری لڑکی کے بارے میں یہ شرط ہے کہ اس کا ولی اس کے بارے میں فیصلہ کرے اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو اصل میں معاشرے میں بھلائی اور امن پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ تو بیوہ کیونکہ دنیا کے تجربے سے گزر چکی ہوتی ہے دنیا کی اونچ نیچ دیکھ چکی ہوتی ہے اور الا ماشاء اللہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرسکتی ہے اس لئے اس کو یہ اختیار دے دیا۔ لیکن کنواری لڑکی بعض دفعہ بھول پنے میں غلط فیصلے بھی کرلیتی ہے اس لئے اس کے رشتے کا اختیار اس کے ولی کو دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو یہ حق دیا گیا کہ اگر وہ اپنے ولی یا باپ کے فیصلے سے اختلاف رکھتی ہو، اس پر راضی نہ ہو تو نظام جماعت کو بتائے اور فیصلے کروالے لیکن خود عملی قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے بھی معاشرے میں نیکی اور بھلائی کی بجائے فتنہ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بعض لڑکیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی کہ باپ فلاں رشتہ کرنا چاہتا ہے اور آپؐ نے لڑکیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔ بعض دفعہ یہ ہوا کہ لڑکی نے کہا میں نہیں چاہتی۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی طرح ایک لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہم عورتوں کو رشتوں کے معاملہ میں کوئی حق نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا بالکل ہے۔ تو اس نے کہا کہ میرا باپ میرا رشتہ فلاں بوڑھے شخص سے کرنا چاہتا ہے، یا کر رہا ہے یا کردیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت ہے۔ لیکن اس نیک فطرت بچی نے کہا کہ میں صرف عورت کا حق قائم کرنا چاہتی تھی اپنے باپ کا دل توڑنا نہیں چاہتی۔ مجھے اپنے باپ سے بہت پیار ہے۔ میں اس رشتے پر بھی راضی ہوں لیکن حق بہرحال عورت کا قائم ہونا چاہئے اس کے لئے میں حاضر ہوئی تھی۔

پھر ایک دفعہ آپؐ نے ایک لڑکی کے باپ کا طے کیا ہوا رشتہ (جو لڑکی کی مرضی کے خلاف تھا) تڑوا دیا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا۔ اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچے کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن لڑکی کے والد نے اس کا رشتہ اس کی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کردیا۔ اس پر وہ لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضور نے اس کے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا اس کے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ مَیں نے اس کا رشتہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے کئے ہوئے رشتے کو توڑ کر بچے کے چچا یعنی عورت کے دیور سے اس کا رشتہ کردیا۔

(مسند الامام الاعظم۔ کتاب النکاح)

اب یہاں بیوہ کا حق فائق تھا اور دوسرے عورت (لڑکی) کی مرضی بھی دیکھنی تھی۔ لیکن یہ جماعت احمدیہ میں بہرحال دیکھا جائے گا کہ لڑکی جہاں رشتہ کررہی ہے یا جہاں رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہرحال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔ نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں سے شادی کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہوجائے گا۔ اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اس طرح ضروری ہے جس طرح دنیا کا۔ ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کو بعضوں کو بڑا رجحان ہوتا ہے غیروں میں رشتے کرنے کا۔ اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس آزاد معاشرے میں۔ نظام کی بھی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ ایسے معاملات اب کافی زیادہ ہونے لگ گئے ہیں کہ اپنی مرضی سے غیروں میں، دوسرے مذاہب میں رشتے کرنے لگ جاتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوحاتم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص کوئی رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد پیدا ہوگا۔ سوال کرنے والے نے سوال کرنا چاہا لیکن آپؐ نے تین دفعہ یہی فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی شخص رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔ (ترمذی۔ کتاب النکاح)

تو آپ ؐ نے اس طرف توجہ دلائی کہ دیندار لڑکے سے رشتہ کرلیا کرو۔ مالی کمزوری بھی اگر ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دین پر قائم ہے تو اللہ تعالیٰ مالی حالات بھی درست فرمادے گا۔ اس لئے جب بچیوں کے رشتے آتے ہیں تو زیادہ لٹکانا نہیں چاہئے بلکہ اگر دینداری کی تسلی ہوگئی ہے تو رشتہ کردینا چاہئے۔ اس طرح لڑکوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ رشتے کرتے وقت لڑکی کی ظاہری اور دنیاوی حالت کو نہ دیکھو۔ اس حیثیت کو نہ دیکھا کرو بلکہ یہ دیکھو کہ اس میں نیکی کتنی ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے۔ اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

(بخاری ـ کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

تو اس طرف توجہ دلا کر آئندہ نسلوں کے دیندار ہونے کے ظاہری سامان کی طرف اصل میں توجہ دلائی ہے۔ اپنے گھریلو ماحول کو پرسکون بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ اگر ماں نیک اور دیندار ہوگی تو عموماً اولاد بھی دیندار ہوتی ہے۔ اور نیک اور دیندار اولاد سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں ہے جو انسان کو سکون پہنچاسکے۔ ایک مومن کے لئے معاشرے میں عزت کا باعث نیک اور دیندار اولاد ہی بن سکتی ہے۔ تو اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ یہ شکایتیں اب بڑی عام ہونے لگ گئی ہیں کہ بچی نیک ہے، شریف ہے، بااخلاق ہے، پڑھی لکھی ہے، جماعتی کاموں میں حصہ بھی لیتی ہے، لیکن شکل ذرا کم ہے یا قد اس کا دیکھنے والوں کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔ تو لوگ آتے ہیں دیکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اس بارے میں پہلے بھی ایک دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ شکل اور قد کاٹھ تو تصویر اور معلومات کے ذریعہ سے بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ پھر گھر جا کر بچیوں کو دیکھنا اور ان کو تنگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان چیزوں کو نہ دیکھو، دینداری کو دیکھو۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو دینداری دیکھا کرو۔ اگر بچیوں کی دینداری دیکھیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں گے اور اپنی نسل کو بھی دین پر چلتا ہوا دیکھنے والے ہوں گے۔

بعض لوگ تو رشتے کے وقت لڑکیوں کو اس طرح ٹٹول کر دیکھ رہے ہوتے ہیں جس طرح قربانی کے بکرے کو ٹٹولا جاتا ہے۔ شادی تو ایک معاہدہ ہے۔ ایک فریق کی قربانی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ دونوں فریقوں کی ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا نام ہے۔ یہ ایسا بندھن ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تو سامان زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر اور کوئی سامان زیست نہیں ہے۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح ـ باب افضل النساء)

پس ان لوگوں کے لئے جو ہر چیز کو دنیا کے پیمانے سے ناپتے ہیں۔ ان کو بھی یہ حدیث ذہن میں رکھنی چاہئے کہ نیک عورت سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی زندگی کا اور دنیاوی سامان نہیں ہے۔ نیک عورت تمہارے گھر کو بھی سنبھال کے رکھے گی اور تمہاری اولاد کی بھی اعلیٰ تربیت کرے گی۔ نتیجتاً تم دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرنے والے ہوگے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صالح مرد اور صالح عورتوں کی شادی کروایا کرو۔

(سنن الدارمی ـ کتاب النکاح ـ باب فی النکاح الصالحین)

تو اس میں بھی نیک لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ نیک کام معاشرے کو فساد سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اس میں جلدی بھی کرنی چاہئے۔ لیکن آج کل تو بعض دفعہ دیکھا ہے ایسے لوگ کافی تعداد میں ہیں ماں باپ کے ساتھ لڑکے آتے ہیں 34-35 سال کی عمر ہوتی ہے لیکن ان کو اپنے ساتھ چمٹائے رکھا ہوا ہے۔ ان کی ابھی تک شادیاں نہیں کروائیں۔ شادی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

بعض لوگ ایسے ہیں جو بیٹیوں کی کمائی کھانے کے لئے اس طرح کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض بیٹوں کی کمائی کھانے کے لئے اس طرح کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جو بیٹیوں کی کمائی کھانے والے ہیں وہ صرف اس لئے کہ گھر کے جو لڑکے ہیں وہ نکمے ہیں، کوئی کام نہیں کر رہے پڑھے لکھے نہیں اس لئے گھر بیٹیوں کی کمائی پر چل رہا ہے اور اگر شادی کر بھی دی تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ داماد، گھر داماد بن کر رہے، گھر میں ہی موجود رہے جو اکثر ناممکن ہوتا ہے۔ جس سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے شادی کرنے کے بعد اگر میاں بیوی علیحدہ رہنا چاہتے ہیں اور ان کو توفیق ہے اور والدین عمر کے اس آخری حصے میں نہیں پہنچے ہوتے جہاں ان کو کسی کی مدد کی ضرورت ہو اور کوئی بچہ ان کے پاس نہ ہو، پھر تو ایک اور بات ہے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ وہ بھی لڑکوں کا کام ہے۔ اگر کسی کے لڑکا نہ ہو تو پھر لڑکی کی مجبوری ہے۔ لیکن عموماً لڑکی بیاہ کر جب دوسرے گھر میں بھیج دی تو اس کو اپنا گھر بسانے دینا چاہئے۔ اور اس طرف جماعتی نظام کے ساتھ ہماری تینوں ذیلی تنظیمیں لجنہ، خدام، انصار، ان کو بھی توجہ دینی چاہئے۔ ان کو بھی اپنے طور پر تربیت کے تحت سمجھاتے رہنا چاہئے۔ انصار والدین کو سمجھائیں، لجنہ والدین کو، لڑکیوں کو اور خدام لڑکوں کو سمجھائیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح ـ باب فی النظر الی المخطوبة)

اس اجازت کو بھی آج کل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے۔ اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں۔ دوسرے شہروں میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں، گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آکر شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات و عادات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتہ لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔ اور اگر اچھی باتیں ہیں تو موافقت اور الفت اس رشتے کے ساتھ اور بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا رشتے کے پیغام کے ساتھ۔ تو ایک تعلق شادی سے پہلے ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بعض دفعہ ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہو گیا ہے تو اس کو تڑوانے کی کوشش کریں۔ ان کو آمنے سامنے ملنے سے موقع نہیں ملے گا۔ ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ لیکن بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں ان کو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے۔ تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط ـ نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا۔ اور اسی پر عمل ہونا چاہئے۔ اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا اور معاشرے سے فساد دور ہوگا۔

پھر ایک روایت ہے حضرت معقلؓ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تاکہ میں کثرت افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کرسکوں۔ (ابو داؤد ـ کتاب النکاح ـ باب تزویج الابکار)

تو زیادہ بچوں والی عورت کو آپ نے یہ بھی مقام دیا کہ ان کا بچوں کی کثرت کی وجہ سے ایک مقام ہے۔ کیونکہ یہ میری امت میں اضافے کا سبب بن سکتی ہیں۔ یہاں آپ کی مراد صرف یہ نہیں ہے کہ گنتی بڑھا لو، افراد زیادہ ہو جائیں۔ بلکہ ایسی اولاد ہو جو نیکیوں میں بڑھنے والی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی بھی ہو تبھی وہ آپ کے لئے باعث فخر ہے۔ پس اس میں عورتوں پر یہ ذمہ داری بھی ڈالی ہے کہ صرف اولاد پر فخر نہ کریں بلکہ نیکیوں پر چلنے والی اولاد بنانے کی کوشش کریں۔ جو آپ ؐ کی امت کہلانے میں فخر محسوس کرے اور آپ ؐ جس طرح فرما رہے ہیں کہ مجھے بھی ان عورتوں پر فخر ہوگا جن کی اولادیں زیادہ ہوں گی اور نیکیوں پر قائم بھی ہوں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی صحابہ کو شادی کی اکثر تلقین فرماتے رہتے تھے بلکہ بار بار توجہ دلاتے رہتے تھے۔ اور بعض دفعہ جب کسی کا رشتہ طے کرواتے تو خود بھی بڑی دلچسپی لے کر ذاتی طور پر انتظامات فرماتے۔ اسی طرح کی ایک روایت حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ (لمبی روایت ہے) مسند احمد بن حنبل میں آئی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ (حضرت ربیعہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے ایک دفعہ رسول کریم ؐ نے فرمایا ربیعہ! شادی نہیں کرو گے۔ تو انہوں نے عرض کی نہیں پھر کچھ عرصے بعد آپ ؐ نے فرمایا ربیعہ! شادی نہیں کرو گے تو انہوں نے کہا نہیں۔ ربیعہ نے خود ہی سوچا کہ میرا برا بھلا چاہنے والے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ ؐ جانتے ہیں کہ کیا بھلا ہے کیا برا ہے۔ اگر اب مجھ سے پوچھا تو میں ہاں میں جواب دوں گا۔ جب رسول کریم ﷺ نے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

تیسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے ہاں میں جواب دیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ! اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے فلاں خاندان کی طرف جاؤ اور ان کو میرا پیغام دو کہ فلاں لڑکی سے تمہاری شادی کر دیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر اس نے فوراً تسلیم کرلیا اور ان کی شادی اس لڑکی سے ہوگئی۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ولیمہ کا انتظام بھی سارا خود فرمایا اور خود ولیمے میں شامل بھی ہوئے اور دعا بھی کروائی۔ (مسند احمد بن حنبل ۔مسند المدینین)

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کسی شخص کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہوتی تو وہ اس پر ایک کپڑا ڈال دیتا تھا۔ جب وہ کپڑا ڈال دیتا تھا تو کسی کی مجال نہیں ہوتی تھی کہ کوئی اس لڑکی سے نکاح کر سکے۔ اگر تو وہ خوبصورت اور صاحب مال ہوتی تو وہ خود اس سے نکاح کر لیتا اور اس کا مال کھا جاتا۔ اور شکل وصورت زیادہ اچھی نہ ہوتی اور مالدار ہوتی تو وہ شخص اس کو ساری عمر اپنے پاس روک لیتا یہاں تک کہ وہ مرجاتی۔ جب وہ مرجاتی تو اس کے مال و متاع کا وہ مالک بن جاتا۔

تو عرب کے یہ حالات تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیواؤں اور یتیموں کی شادیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خاص دلچسپی لے کر اپنے صحابہ اور صحابیات کی شادیاں کروائیں اور اس حکم پر عمل کروایا اور تلقین فرمائی کہ بلوغت کی عمر کو پہنچنے پر عورت ومرد کی شادی کردو۔ بیوائیں بھی اگر جوانی کی عمر میں ہیں یا شادی کی خواہش مند ہیں تو ان کی شادیاں کرو۔ اور صرف ذاتی دنیاوی فائدے اٹھانے کے لئے گھروں میں لڑکیوں کو بٹھائے نہ رکھو۔ اور نہ ہی لڑکوں کی اس لئے شادیوں میں تاخیر کرو۔ تو یہ اب پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ قابل شادی لوگوں کی شادیاں کروانے کی طرف توجہ دے۔

اس زمانے میں بڑی فکر کے ساتھ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوشش فرمائی ہے۔ اور خاص طور پر یہ کوشش اور توجہ فرمائی کہ احمدی لڑکیوں اور لڑکوں کے رشتے جماعت میں ہی ہوں تاکہ آئندہ نسلیں دین پر قائم رہنے والی نسلیں ہوں۔ آپؑ نے جماعت میں رشتے کرنے کے بارے میں آپس میں بڑی تلقین فرمائی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو غیروں میں رشتے کرتے ہیں۔ یہ ان کے لئے ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہنچ گئی اور عنقریب بفضلہ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے‘‘۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہے۔ ’’ اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز ان کو اہل اقارب کے بداثر اور بدنتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاح کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر متعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں۔ اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔ مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں، خاندان میں، پرہیز گاری میں، خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے ہیں اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثنا خوان اور تابع ہیں‘‘۔ یعنی اگر خود نہیں کہتے لیکن جو لوگ کہنے والے ہیں ان کی تعریف کرتے ہیں۔ اور ’’ یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مَیں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر‘‘ یعنی Confidential ہوگا ’’ ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں۔ اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز ان کے اطمینان کے موافق لائق ہو۔ ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں۔ اور ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کی طرح تلاش کریں گے اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں۔ اور یا اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں۔ اور سب سے زیادہ یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔ یہ کتاب پوشیدہ طور پر رکھی جائے گی اور وقتاً فوقتاً جیسی صورتیں پیش آئیں گی اطلاع دی جائے گی اور کسی لڑکے یا لڑکی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کی جائے گی جب تک اس کی لیاقت اور نیک چلنی ثابت نہ ہو جائے‘‘۔ بعض لوگ ویسے بھی پوچھ لیتے ہیں آگے کے پہلے بتاؤ۔ ’’ اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسماء (ناموں کی ایک فہرست) بقید عمر وقومیت بھیج دیں تا وہ کتاب میں درج ہو جائے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات ۔جلد سوم ۔صفحہ 51,50)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اعلان تھا۔ اسی کے تحت اب یہ شعبہ رشتہ ناطہ مرکز میں بھی قائم ہے، تمام دنیا میں بھی قائم ہے، بعض انفرادی طور پر بھی لوگ دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے سپرد بھی یہ کام جماعتی طور پر کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے طے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی بعض مشکلات ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی دور فرمائے لیکن اس میں ان لوگوں کا تسلی بخش جواب بھی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ باہر ہمیں رشتے کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ اگر خود ایسے لوگ کافر نہیں کہتے یا فتوے نہیں لگاتے لیکن ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ خوف کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں سکتے ان کی مسجدوں میں جاتے ہیں ان کی باتیں سنتے ہیں تو وہ انہی لوگوں میں شامل ہیں اور ایسے لوگوں سے رشتہ داریاں نہیں کرنی چاہئیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بھیجیں۔ اب ہمارا یہ شعبہ رشتہ ناطہ ہے جیسا کہ میں نے کہا جماعت میں ہر جگہ قائم ہے ان کے خلاف عموماً یہ شکایات ہوتی ہیں کہ لڑکیوں کے رشتے نہیں کرواتے۔ اس کی ایک تو یہ دقت ہے کہ ماں باپ لڑکیوں کے نام بھجوا دیتے ہیں لیکن لڑکوں کے نام نہیں بھجواتے۔ اگر لڑکے بھی فہرست میں ہوں تو پھر ہی رشتے کروانے میں سہولت بھی ہوگی۔ عموماً لڑکیوں کی تعداد نسبتاً لڑکوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن نسبت اتنی زیادہ ہی ہے کہ اگر 51-52 لڑکیاں ہیں تو 48، 49 لڑکے ہوں گے۔ لیکن جو جماعت کے پاس کوائف آتے ہیں اس میں اگر 7-8 لڑکیوں کے کوائف ہوتے ہیں تو ایک لڑکے کے کوائف ہوتے ہیں۔ اس طرح تو پھر رشتے ملانے بہت مشکل ہو جاتے ہیں۔ اگر دونوں طرف کے مکمل کوائف آئیں تو رشتے کروانے میں سہولت ہوگی۔ لڑکوں کے رشتے بعض دفعہ ماں باپ دونوں ہی بلکہ اکثر خود کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سوائے قریبی رشتہ داریوں کے یا عزیز داریوں کے، لڑکوں کے رشتوں کے لئے بھی نام اور فہرست اور کوائف نظام جماعت کو مہیا ہونے چاہئیں۔ تبھی پھر لڑکیوں کے رشتے بھی ہو سکتے ہیں تاکہ آپس میں دیکھ کے طے کئے جا سکیں۔ اس لئے والدین کے علاوہ لڑکوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو جماعت کے اندر لڑکیوں کا رشتہ طے کرنے کی کوشش کریں اور اگر اپنے عزیز رشتہ داروں میں نہیں ملتا تو جماعتی نظام کے تحت طے کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر بعض لوگ خاندانوں اور ذاتوں اور شکلوں وغیرہ کے مسئلے میں الجھ جاتے ہیں۔ تھوڑا سا مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا اور پھر انکار کر دیتے ہیں۔ پھر ان مسئلوں میں اس طرح الجھتے ہیں تو پھر لڑکیوں کے رشتے طے کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ تو یہ ذاتیں وغیرہ بھی اب چھوڑنی چاہئیں۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائی ہیں اور آجکل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے‘‘۔ تو پھر ان چیزوں کے چکر میں نہیں پڑنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے رشتے قائم کرنے کی توفیق دے۔ بچوں کے رشتے کروانے کی توفیق دے اور قرآنی حکم کے مطابق یتیموں، بیواؤں ہر ایک کے رشتے کروانے کی توفیق دے نظام جماعت کو بھی اور لوگوں کو بھی معاشرے کو بھی۔ اور سب بچیاں جن کے والدین پریشان ہیں ان سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: **Muhammad Sajid Qamar**
Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

بقیہ:خطاب حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 4

پاکدامن ہیں، پاکباز ہیں، ایک احمدی عورت ہے، ایک مومن بننے کی کوشش کرنے والی عورت ہے آپ کو سٹینڈ لینا چاہئے۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض عورتیں خود ہی خاوند نہ بھی کہہ رہے ہوں یا لڑکیاں خود ہی ایسی ہیں کہ اس احساس کمتری کی وجہ سے کہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں پردہ نہیں کرتیں یا برقعہ نہیں پہنتیں یا حجاب نہیں لیتیں۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ لوگ تو تمہاری عزت کرتے ہیں اس وجہ سے کہ تم ایک محفوظ لباس میں ہو۔ مذاق تو اس وقت اڑے گا جب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر رہی ہوگی۔ کیونکہ جب برقعہ اترتا ہے پھر اور جرأت پیدا ہوتی ہے تو جین اور قمیص پہننا شروع کر دیتی ہیں۔ تجربے میں آئی ہیں جو باتیں وہ بیان کر رہا ہوں۔ اور جین اور قمیص بھی ایسی جو کافی چست ہوں جسم کے ساتھ چمٹی ہوتی ہیں۔ پھر جین کے ساتھ کہتی ہیں کہ دوپٹے اور سکارف کا جوڑ نہیں ہے، حجاب کا جوڑ نہیں ہے اسے بھی اتار دو۔ جب سر ننگا ہوتا ہے تو پھر اور جرأت پیدا ہوتی ہے اور پھر جین کے ساتھ لمبی قمیص کی جگہ چھوٹی قمیص لے لیتی ہے۔ پھر اور جرأت ہوئی تو بلاؤز نے لے لی جس سے جسم کا ننگ بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ اور جب یہاں تک پہنچ گئیں تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو پھر گمراہی ہے، گمراہی میں گر جاتی ہیں۔ پھر والدین روتے ہیں کہ ہماری بچیاں ہمارے قابو میں نہیں ہیں۔ تو جب قابو میں کرنے کا وقت تھا اس وقت تو قابو نہیں کیا گیا۔

یہ پردہ تو قرآن کا بنیادی حکم ہے۔ مختلف قوموں نے یعنی مسلمان ملکوں کی قومیں جو ہیں انہوں نے اس کے مختلف طریقے اپنی سہولت کے لئے بنائے ہوئے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کہا کرتے تھے کہ ترکی عورت کا پردہ سب سے اچھا ہے۔ برقعہ اور نقاب۔ اس میں عورت محفوظ بھی رہتی ہے کام بھی کر سکتی ہے۔ آزادی سے پھر بھی سکتی ہے اور پردے کا پردہ ہوتا ہے۔ ایک مبلغ نے مجھے بتایا وہ ترکوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جب میں تبلیغ کرتا ہوں تو ترک کہتے ہیں کہ ہم کونسا اسلام قبول کریں۔ تم ہمیں صحیح اسلام کی دعوت دے رہے ہو وہ اسلام قبول کریں یا جو تمہاری عورتیں ظاہر کرتی ہیں۔ اسلام میں تو حکم ہے کہ پردہ کرو اور پردہ نہیں کر رہی ہوتیں۔ کئی عورتیں ہماری واقف ہیں جو پردہ نہیں کرتیں۔ ایک دفعہ مَیں نے کہا تھا کہ دعوت الی اللہ کے لئے اپنا نمونہ دکھانا بھی ضروری ہے اور یہ اپنا نمونہ تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ تو دیکھیں آپ کے نمونہ کی وجہ سے یہ جو مثال سامنے آئی ہے دوسروں کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ اس سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کے ایک حکم پر عمل نہ کرکے ایسی عورتیں اس حکم عدولی کی وجہ سے گناہگار ہو رہی ہیں بلکہ اس نمونے کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بھی بن رہی ہیں۔ اور اس طرح دوہرا گناہ سہیڑ رہی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرکے تم گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گی۔

پس ایک احمدی عورت جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس لئے کی ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کی ناپاکیوں سے بچائے اور انجام بخیر ہو اور انجام بخیر کی طرف قدم بڑھائے اس کو اس معاشرے میں بہت پھونک پھونک کے قدم رکھنا ہوگا۔ اپنے لباس کا بھی خیال رکھنا ہوگا اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھنا ہوگا، اپنی حرکات کا بھی خیال رکھنا ہوگا، اپنی گفتگو کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔ ایک بچی نے مجھے پاکستان سے لکھا کہ اگر مَیں جین کے ساتھ لمبی قمیص پہن لوں تو کیا حرج ہے۔ اثر ہو رہا ہے نا۔ تو مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ جین کے ساتھ قمیص لمبی پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، کوئی برائی نہیں ہے بشرطیکہ پردے کی تمام شرائط پوری ہوتی ہوں۔ لیکن مجھے یہ ڈر ہے، اس کو بھی مَیں نے یہی کہا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد یہ لمبی قمیص پھر چھوٹی قمیص میں اور پھر بلاؤز کی شکل میں نہ آ جائے کہیں۔ تو جو کام فیشن کے طور پر، یا دیکھا دیکھی کیا جاتا ہے ان میں پھر مزید زمانے کے مطابق ڈھلنے کی کوشش بھی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اور بھی قباحتیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر جب وقت آتا ہے محسوس ہوتی ہیں۔ اس لئے ان راستوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جہاں شیطان کے حملوں کا خطرہ ہو۔ آپ نے اور آپ کی نسلوں نے ایمان میں ترقی کرنی ہے اس لئے وہی راستے اختیار کریں جو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہوں۔ اور ذاکرات بننے کی کوشش کریں، عابدات بننے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادات میں باقاعدہ ہوں۔ اپنی عبادات اعلیٰ معیار تک لے جانے والی ہوں اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوں۔ اپنی نمازوں کو سنوار کو ادا کرنے والی بنیں۔ اپنی راتوں کو بھی عبادات سے سجائیں۔ اپنی نسلوں کو بھی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق عمل کرنے والا بنانے کی کوشش کریں تاکہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں شامل ہونے کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے والی ہوں۔ بچیوں کو بھی جو جوانی کی عمر کو پہنچ رہی ہیں یا پہنچ چکی ہیں مَیں یہی کہتا ہوں کہ تمہاری عزت اور تمہاری انفرادیت اور تمہارا وقار اور تمہارا احترام اسی میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:" بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت کو چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلا میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے مثلاً غصے میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں، فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا ارادہ ہو تو بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت وسکون نہ ہوگا" ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم کو دیکھے بغیر اس کے احکامات کو دیکھے بغیر اس کا کوئی عمل نہیں ہوگا کوئی اس کی حرکت نہیں ہوگی جو اس کے بغیر ہو۔ اس کے مطابق نہ ہو یعنی کوشش یہ ہوگی کہ مَیں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کروں۔

پھر فرمایا" اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا﴿ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾(الانعام:60) سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مؤاخذہ میں پڑے گا ض سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مَنْ عَادَ لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ﴾۔(الحدیث)۔ جو شخص میرے ولی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون ومددگار رہوگا"۔

پھر فرمایا کہ:"لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے" یعنی بیماریاں آتی ہیں۔ "کہ ہزار ہا مصائب پیدا کرنے کو کافی ہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ رہتا ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ9-10جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ سب کو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے اور اس زمانے میں جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان احکامات کو کھول کر ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے ان کے مطابق عمل کرنے والے بنائے اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو نیکیوں سے بھرپور اور خوشیوں سے بھرپور زندگیوں سے نوازے۔ اب دعا کرلیں"۔

❁❁❁❁❁

منتخب اشعار

اہل دنیا کی یہ حالت کہ نہ الفت نہ وفا
اور مرا دل وہی انداز پرانے مانگے
عدو کی پشت پر سارا جہاں ہے
مرا حامی فقط یارِ نہاں ہے

آنکھوں سے میرے دل میں سما کر چلے گئے
اجڑا ہوا دیار بسا کر چلے گئے
دیکھنے والا تو ہے بے ہوش کوہِ طور پر
ان کا جلوہ کون دیکھے کس کو اتنا ہوش ہے
ذرّے ذرّے سے عیاں ہے جلوۂ حسن ازل
کون کہتا ہے کہ وہ جان جہاں روپوش ہے

یہ عجیب طرفہ ہے ماجرا کہ وطن میں امن وسکوں نہیں
جو دیار غیر میں بس گئے وہ حدودِ غم سے نکل گئے
کوئی اس کا بھید نہ پا سکا کوئی اس کو لب پہ نہ لا سکا
کہ جو سکّے دیس میں رد ہوئے وہی ملک ملک میں چل گئے

جلوہ اُن کا ہے مثل صبح امید
پھیر لیں رُخ تو شام ہوجائے

(ماخوذ از کتاب "شکست یاس"
ازسلیم شاہجہانپوری)

❁❁❁❁❁

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال و جواب

بتاریخ 7/جولائی 1995ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ پروگرام ملاقات 7/ جولائی 1995ء سے ایک سوال اور اس کا جواب اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)

تبلیغ کے لئے سعید فطرت، بہادر اور متقی افراد تلاش کریں

حضور انور کی خدمت میں سوال کیا گیا کہ ہر داعی الی اللہ چاہتا ہے کہ اُسے اللہ کی طرف سے پھل عطا ہو۔لیکن جب رپورٹس آتی ہیں تو وہ بتاتے ہیں کہ دوست جو ان کے زیر تبلیغ ہیں وہ قریب آتے ہیں، نمازیں بھی ساتھ پڑھتے ہیں، ہماری کتب بھی پڑھتے ہیں، ہر قسم کی مجالس اٹینڈ (Attend) کرنے کے بعد مہینوں گزر جاتے ہیں، ان کو خوابیں بھی آجاتی ہیں اس کے باوجود بھی وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل نہیں ہوتے۔اس کے برعکس ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ دو تین میٹنگز کے بعد فوراً فیصلہ کر کے کہتے ہیں کہ ہماری بیعت لو۔

حضور انور رحمہ اللہ نے اس پر فرمایا:۔

یہ جو بات آپ نے پیش فرمائی ہے یہ تجزیہ کی محتاج ہے۔اوّل تو ان خوابوں کو مبشّر کہنا درست نہیں جن خوابوں کا انکار انسان کو جہنّم کی طرف لے جائے۔ ان کو مصدّق خوابیں کہہ سکتے ہیں۔مبشّر خوابیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے تصدیق فرمادی اس کے باوجود انہوں نے انکار کر دیا۔یہ بات جو ہے اس کی مثال وہی ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش فرمائی۔فرمایا کہ ایک شخص جنّت کے اتنا قریب ہوگا جیسے وہ دروازہ کھٹکھٹانے تک پہنچ گیا۔اس کا ہاتھ لگنے لگا ہے دروازے کے ساتھ اور پھر وہاں کچھ ٹھہرا ہو گا لیکن آگے نہیں بڑھ سکے گا۔پھر وہ پیچھے ہٹنا شروع ہو گا اور اتنا دور ہو جائے گا کہ پھر جہنم میں جا کر اس کا ٹھکانہ ہوگا۔اور ایک شخص جہنم کے اتنا قریب ہوگا کہ بس یوں لگا کہ اب گرا کہ گرا اور پھر کچھ دیر وہاں کھڑا رہے گا پھر پیچھے ہٹنا شروع ہو جائے گا یہانتک کہ بالآخر جنّت میں اس کا انجام ہوگا۔تو یہ مختلف قسم کے لوگ ہیں۔اُن کے اندر کی نیّتیں فیصلہ کرتی ہیں۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:۔

اصل میں ہدایت کا مرکزی جو محرک ہے وہ توحید ہے۔جو شخص توحید سے چمٹا رہے اور خدا کو ہر دوسرے پر فوقیت دے وہ ضرور ہدایت پا جاتا ہے۔اس کو دنیا کی خواہش کا کوئی خوف ہدایت سے روک نہیں سکتا۔اور وہ لوگ جو توحید کے زبان سے قائل ہوں لیکن عملاً اپنی خواہشات کی، دنیا داریوں کی، تعلقات کی پوجا کرتے ہوں ان کو سمجھ آتی بھی ہے تو جرأت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ دراصل وہ مؤحد نہیں ہیں۔ایسی صورت میں قرآن کریم کا جو یہ بیان ہے وہ سمجھ آجاتا ہے کہ جانتے بوجھتے انکار کر رہے ہیں۔اب کون ہے جو جان بوجھ کر انکار کر سکے۔بظاہر تو انسانی نفسیات کے خلاف بات لگتی ہے۔اگر وہ دنیا دار ہے تو جان بوجھ کر بھی، دیکھنے کے باوجود دنیا کے ہوتے ہیں۔یعنی دنیا کو دین پر فوقیت دیتے ہیں۔اور جہاں دین کو دنیا پر فوقیت دینی شروع کی جائے وہاں یہ روکیں حائل نہیں ہوسکتیں۔ جہاں سمجھ آئی وہیں قبول کر لیا۔تو یہ سعید لوگ ہیں جو قبول کرتے ہیں۔

حضورؒ نے ایسے لوگوں سے متعلق جو سمجھ آنے کے باوجود قبول نہیں کرتے فرمایا کہ:۔

ایسے لوگوں کو کچھ دیر موقع دینا چاہئے۔اُس کے بعد اپنی توجہ اُن سے پھیر لینی چاہئے۔ان کو خدا کے سپرد کریں۔ورنہ یہ آپ کی بہت سی توجہ بے وجہ کھینچ لیں گے اور وقت ضائع کریں گے۔ ’آپ بہت اچھے آدمی ہیں، ساری عمر یہی تعریف سنتے گزر جاتی ہے کہ ’یہ بڑا شریف آدمی ہے، ہمیشہ ہمارے ساتھ تعلق رکھتا ہے‘۔جب ابتلاء آتے ہیں تو رسول کریم ﷺ کا فیصلہ دوسری طرف کھل کے ظاہر ہو جاتا ہے کہ جب بڑے بڑے ابتلاء آتے ہیں، احمدیت کے خلاف مہمیں چلتی ہیں تو پھر یہ لوگ شرمانے لگتے ہیں آپ سے۔اور پھر ان کے چہرے سرخ ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر جاننے پہچاننے والے بھی نہیں پہچانتے۔اب ضیاء کے دور میں ایسا واقع ہوا ہے کراچی میں جن کو میں جانتا ہوں، میں ملتا بھی رہا ہوں ان لوگوں سے، بڑے بڑے بااثر دنیا دار لوگ، دعوتوں پہ بلانے والے احمدیوں کو، اُن کے ہاں جانے والے۔ جب ضیاء کا ابتلاء کا دور شروع ہوا اور کچھ جب آگے بڑھ گیا تو وہ صاحب جو مجھ سے تعارف کرواتے رہے تھے، اُن کا بڑا حسرت کا خط آیا کہ وہ تو اب پہچانتے ہی نہیں اور کنّی کترا جاتے ہیں۔میرے ساتھ واقفیت ان کی شرم کا موجب بن گئی ہے۔تو اس پہ انہوں نے اپنی وجہ بتائی بیچاروں نے۔اللہ اُن پر رحم فرمائے......

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:۔

اگر اس کے بدلے نسبتاً بہادر متقی لوگ جو ناواقفیت کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں ان پر محنت کرتے تو بہت بہتر نتائج نکل سکتے تھے۔

اس لئے میں جماعت کو یہ بھی کہتا ہوں کہ مخالف سے ڈرو نہ۔بلکہ اُس کے پاس پہنچو اور جائزہ لو کہ کس قسم کا ہے۔بعض ٹھوس دلیلوں کے ساتھ مجبور ہو جاتے ہیں ہاں میں ہاں ملانے پر۔وہ لازماً آپ کا حصہ ہے۔ اُس میں تقویٰ ہے۔اور بعض جو ہیں وہ ٹھوس دلیلوں کے باوجود سر ہلاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ نہیں، یہ ہے۔ ان کو چھوڑ دیں، وہ ان لوگوں میں ہیں کہ ﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾۔برابر ہے تم ان پر سر مارو، نہ مارو۔ کوشش کرو، نہ کوشش کرو۔وہ بہر حال ایمان لانے کے نہیں۔

اس لئے تبلیغ کے وقت حکمت بڑی ضروری ہے اور ایسے لوگوں کو جو آپ کے دائرہ میں ایسا کام کر رہے ہیں اُن کو سمجھائیں کہ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرو۔اگر تو مجبوری ہو، ایک انسان کے پاس صرف بنجر زمین ہی ہو، شور زمین ہی ہو تو اُسی میں اس نے محنت کرنی ہے۔ لیکن اچھی زمین موجود ہو اور شور زدہ زمین پر جا کر وہ ہل چلاتا رہے اس سے زیادہ بے وقوف زمیندار کوئی نہ ہوگا۔پہلے اچھے ٹکڑے کو تو سنبھال لو۔خدا کی مخلوق میں بڑے بڑے اچھے لوگ موجود ہیں۔سعید فطرت اور بہادر ہر مذہب میں موجود ہیں۔اُن سے جب رابطہ ہو تو پھر دیکھنا ان کی رسپانس (Response) کتنی شاندار ہوتی ہے۔تو چننے کی طرف رجحان پیدا کریں۔ آپ نے زیادہ لینا ہے۔آپ کا وقت تھوڑا ہے۔ دوسروں کے پاس بے شمار وقت ہے۔آپ نے وہاں Contact (رابطہ) کرنا ہے جہاں آپ کے وقت کی قدر ہو اور قیمت ملتی ہو۔وہ وقت ضائع نہ ہو۔

❁❁❁❁❁

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15/دسمبر 2004۔قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں

مکرم اسحاق عثمان صاحب آف لندن کی

نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم اسحاق عثمان صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 11/دسمبر 2004ء کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

مرحوم مکرم نعیم عثمان صاحب (مرحوم) کے والد اور مکرم رفیق حیات صاحب (امیر جماعت یوکے) کے پھوپھا تھے۔انتہائی نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ نے لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔گجراتی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا چنانچہ قرآن کریم کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض دیگر کتب کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم محمد مختار احمد سرگانہ آف باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال۔مکرم محمد مختار احمد سرگانہ۔مورخہ 27،28/جولائی 2004ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔مرحوم ایک نہایت مخلص احمدی کارکن تھے۔جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔مختلف حیثیتوں سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے رہے۔زیرک، معاملہ فہم اور اپنے علاقہ میں اچھا اثر ورسوخ رکھنے والے ہمدرد انسان تھے۔

(2) مکرم صوبیدار عبد الرحیم صاحب (آف داتا ضلع مانسہرہ)۔

مکرم صوبیدار عبد الرحیم صاحب 20/اکتوبر 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حاجی احمد جی صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔1983ء سے 1994ء تک جماعت داتا کے صدر رہے۔1974ء میں جب مسجد کو آگ لگائی گئی تو ان کے گھر کو بھی بہت نقصان پہنچایا گیا۔1993ء میں آپ پر، آپ کی اہلیہ اور بچوں پر C-298 کا مقدمہ قائم کیا گیا اور ایک بیٹا چار ماہ قید بھی رہا۔پھر آپ کا سوشل بائیکاٹ بھی ہوا۔ان تمام مشکل حالات میں آپ نے استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔بعد ازاں جب آپ کے حالات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو علم ہوا تو آپ کی اجازت سے انہوں نے ربوہ میں رہائش اختیار کی۔مرحوم بہت دیندار، مخلص اور سلسلہ کا درد رکھنے والے ایک فعال کارکن تھے۔

(3) مکرم مبارک حسین صاحب (ابن مکرم امداد حسین صاحب مرحوم)

مکرم مبارک حسین صاحب 5/دسمبر 2004ء کو اچانک ہارٹ فیل ہونے سے ربوہ میں وفات پاگئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ 1991ء سے دار الضیافت ربوہ میں بطور باورچی کے خدمت کر رہے تھے اور جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے موقعہ پر آپ کو یہاں لندن آکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔آپ نے پسماندگان میں پہلی بیوی سے 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا اور دوسری اہلیہ سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم رضوان احمد صاحب (ابن مکرم عبد البصیر صاحب آف سرگودھا)

مکرم رضوان احمد صاحب 8/دسمبر 2004ء کو عین جوانی میں 26 سال کی عمر پاکر وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ محترم عبد السمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے پوتے تھے۔مرحوم نمازوں کی پابندی کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اور تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔آمین۔

❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ ڈنمارک کے
بارھویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ :منصور احمد جاوید ۔ڈنمارک)

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے جماعت احمدیہ ڈنمارک کو اپنا بارھواں جلسہ سالانہ 10,9 اکتوبر بروز ہفتہ اتوار مسجد نصرت جہاں (کوپن ہیگن) میں منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی ۔کوپن ہیگن ڈنمارک کا دارالحکومت ہے اور سکینڈے نیوین ممالک میں کوپن ہیگن کو اپنے بین الاقوامی ہوائی اڈہ کی وجہ سے خاص مقام حاصل ہے۔

ڈنمارک سکینڈے نیویا میں پہلا ملک ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1967ء میں جماعت کو پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا ہوئی ۔سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ازراہ شفقت لجنہ اماء اللہ کو اس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی اور لجنہ نے مثالی قربانی کرتے ہوئے اور خلیفۃ المسیح کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر کے اخراجات ادا کئے ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس کا افتتاح 1967ء میں فرمایا ۔اس طرح دنیا کے انتہائی شمالی علاقے میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد تھی جسے محض اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو تعمیر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔اس مسجد کا نام حرم سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ رکھا۔اب تک پورے ڈنمارک میں یہ واحد مسجد ہے جو مسجد کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔گو مسجد کی 1967ء میں تعمیر مکمل ہوئی تاہم ان ممالک میں احمدیت کا تعارف اس سے بہت قبل مبلّغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد سے ہو چکا تھا۔مکرم سیّد کمال یوسف صاحب باقاعدہ مبلّغ کے طور پر 1956ء میں سکینڈے نیوین ممالک میں تشریف لائے اور تینوں ممالک میں بطور مبلّغ اور داعی الی اللہ کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ فن لینڈ ،آئس لینڈ اور روس کی ریاستوں میں بھی تبلیغی دورے کرتے رہے اس طرح ان ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔

جلسہ سالانہ سے بہت قبل حسب روایات جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے اجلاس ہوتے رہے۔ان میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ بھی مقرر کی گئی ۔ناروے سے مکرم سیّد کمال یوسف صاحب حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری سے وقف عارضی پر تشریف لائے ہوئے تھے۔آپ کے پاس افسر جلسہ گاہ کی ذمہ داری تھی ۔ جلسہ سالانہ سے قبل منظّم طریق پر وقار عمل ہوتا رہا اور جماعت احمدیہ کے جملہ احباب نے عام طور پر جبکہ خدام اور اطفال نے خاص طور پر اس میں بھرپور حصہ لیا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کی مرکزی نمائندہ کے طور پر منظوری عنایت فرمائی ۔اسی طرح مکرم و محترم آغا یحییٰ خان صاحب مبلّغ سلسلہ سویڈن کی بطور مہمان مقرر منظوری عنایت فرمائی۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز تقریباً دو بجے مسجد کے باہر پرچم کشائی ،ترانہ اور دعا سے ہوا ۔نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد امیر صاحب کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم فضل القادر صاحب نے کی اور اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا جبکہ ڈینش زبان میں رواں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔اس کے بعد مکرم مشہود احمد مرزا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔بعدہٗ مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور تحریرات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔اور جلسہ کی تیاری میں رضا کارانہ خدمات سرانجام دینے والوں کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی ۔افتتاحی خطاب کے بعد مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نمائندہ مرکزیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الہامی تحریک ’’الوصیّت‘‘ کے متعلق تقریر کی ۔اس موقع پر آپ نے قرآن کریم ،احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زرّیں ارشادات کے حوالے دیتے ہوئے اس تحریک کی اہمیت کو اجاگر کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر خطاب سے اقتباس پیش کئے ۔

پہلے اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا آغا یحییٰ خان صاحب مبلّغ سلسلہ سویڈن کی تھی ۔آپ کچھ قانونی مجبوریوں کی وجہ سے اس موقع پر شرکت نہ کر سکے اس طرح آپ کی تحریر کردہ تقریر جس کا موضوع تھا ’’مزکّیٔ کامل حضرت محمد ﷺ‘‘ خاکسار منصور احمد جاوید نے پڑھ کر سنائی ۔اس تقریر میں مولانا نے احادیث اور واقعات کی مدد سے ثابت کیا کہ کس طرح عرب کے وحشی انسانوں کو نبی اکرم ﷺ نے خدا نما انسان بنا دیا ۔اس اردو تقریر کے بعد سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پاکیزہ منظوم کلام برادرم عطاء الرحمان صاحب نے ترنم سے پیش کیا۔

پہلے اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا سیّد کمال یوسف صاحب کی تھی ۔آپ کی تقریر کا موضوع تھا ’’امن کا پیغمبر ﷺ‘‘ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے واقعات بیان فرمائے اور ثابت کیا کہ آپ تمام کائنات کے لئے امن کا پیغمبر ثابت ہوئے ۔اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

پروگرام کے دوسرے حصہ میں نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔مرکزی نمائندہ مکرم منیر الدین شمس صاحب اور مکرم سید کمال یوسف صاحب نے اس میں حصہ لیا۔اس موقع پر مکرم منیر الدین شمس صاحب نے تفصیل کے ساتھ جماعتی نظام ،صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے مختلف عہدوں اور شعبوں کا تعارف کروایا اور اُن کے کام کے طریقہ کار کے بارے میں مختصر تعارف کروایا۔

دوسرا دن 10/اکتوبر بروز اتوار

نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا۔مکرم محمود احمد شمس صاحب آف سویڈن نے نماز تہجد پڑھائی۔

آج کا تیسرا اجلاس صبح گیارہ بجے زیر صدارت مکرم منیرا لدین شمس صاحب شروع ہوا ۔تلاوت قرآن کریم مکرم منصور احمد داؤد صاحب نے کی اور عزیزم مکرم سجاد احمد چغتائی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب نے ’وحی والہام جاری ہے‘ کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم سیّد کمال یوسف صاحب نے خلافت کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی اور خلافت کی اہمیت اور عظمت کو قرآن پاک کی تعلیمات ،احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زرّیں اقوال سے اُجاگر کیا اور اس عظیم آسمانی نعمت پر دل و جان سے اس کی قدر کرنے کی طرف توجّہ دلاتے ہوئے خلیفۃ المسیح کے ارشادات ،تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

آپ کی تقریر کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔جس میں لوکل ڈینش مہمان بھی شامل ہوئے۔

چوتھا اجلاس

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم نور احمد بولستاد صاحب (ناروے) کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ عزیزم مکرم سیّد احسان احمد صاحب نے کی ۔ڈینش ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔مکرم منصور احمد داؤد صاحب نے کلام طاہر سے نظم پیش کی ۔اس نظم کا مختصر ڈینش ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ پروگرام کا یہ حصہ غیر از جماعت اور غیر مسلم معزز مہمانوں کے لئے تھا اس لئے جن احباب کو ڈینش زبان نہیں آتی تھی ان کے لئے اردو میں ترجمہ کا انتظام تھا۔

مکرم ہمایوں لطیف بٹ صاحب نے ’’جہاد اور بنیاد پرستی‘‘ مکرم نور احمد صاحب بولستاد نے ’’اسلام اور انسانیت کے حقوق‘‘ مکرم کمال احمد صاحب کرو نے ’’اسلام اور دہشت گردی کی حقیقت‘‘ کے موضوعات پر تقاریر کیں اور دلائل کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر بیان کیا ۔سب تقاریر بہت توجہ سے سنی گئیں اور پسند کی گئیں۔

امیر صاحب ڈنمارک کی زیر صدارت اختتامی اجلاس شروع ہوا۔عزیزم مکرم سید احسان احمد صاحب نے خوش الحانی سے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا قصیدہ پیش کیا۔اور مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے خطاب کیا۔

آخر پر مکرم عبدالباسط بٹ صاحب نے اظہار تشکر کرتے ہوئے تمام احباب کا جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیا ،اسی طرح سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جن کی شمولیت سے جلسہ کی رونق میں بہت اضافہ ہوا۔

مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ جلسہ اللہ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے پہنچا۔الحمدللہ

اختتام پر کھانے کا پروگرام تھا اور نماز مغرب و عشاء کے بعد معزز مہمان نے نہایت دوستانہ ماحول میں خدام کے ساتھ ایک مجلس کی اور لجنہ نے بھی مائیک کی وساطت سے اس پروگرام میں حصہ لیا۔اس میں مکرم امیر صاحب اور مکرم کمال یوسف صاحب نے بھی شرکت کی ۔اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے ڈنمارک کے علاوہ سویڈن ،ناروے ،جرمنی اور پاکستان کے احباب نے شرکت فرمائی۔

الفضل انٹرنیشنل کے
تمام قارئین کو
نیا سال مبارک ہو
كُلَّ عَامٍ وَاَنْتُمْ بِخَيْرٍ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ۔ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

BELA BOUTIQUE
ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات ،فینسی سینڈلز،
مردانہ سوٹ ،اچکن ،پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا
اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے
Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)
Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے
۲۱ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

آسٹریلیا بھر کی مجالس سے ۳۳۱ خدام اور اطفال کی اجتماع میں شرکت۔

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف، ناظمِ اعلیٰ اجتماع)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کا ۲۱واں سالانہ اجتماع مورخہ یکم تا تین اکتوبر ۲۰۰۴ کو مسجد بیت الھدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا (الحمدللہ)۔ اس روحانی اجتماع میں سڈنی کے علاوہ ایڈیلیڈ، برزبین، میلبورن اور کینبرا کے خدام اور اطفال نے نہایت جوش و خروش سے شرکت کی۔ اس کے علاوہ انصاراللہ کی ایک کثیر تعداد نے بھی خدام اور اطفال کے اس اجتماع میں شرکت کی۔

اجتماع کے تیاریاں

حسبِ سابق امسال بھی اجتماع کی تیاریاں کافی پہلے سے شروع کردی گئیں تھیں۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ للہ تعالیٰ کی خدمتِ میں دعا کیلئے خط لکھا گیا۔ حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازاہِ شفقت خدام کے لئے محبت بھرا پیغام بھجوایا جو کہ اجتماع کی اختتامی تقریب میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا مکرم فیروز علی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں متعدد وقارِ عمل کئے گئے جس میں خدام اور اطفال کی بھاری تعداد شرکت کرتی رہی۔ حسبِ سابق اس سال بھی مسجد کے دونوں ہالز اجتماع کیلئے استعمال کئے گئے۔ اجتماع گاہ کے سٹیج کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا۔ آیت ﴿فَاسْتَبِقُوْا الْخَیْرَاتِ﴾ والی آیت کے نیچے منارۃ المسیح کے سائے میں آسٹریلیا کے نقشہ کے اوپر اجتماع ۲۰۰۴ء کندہ تھا۔

پہلا دن

پروگرام کے مطابق اجتماع کا آغاز نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد ہوا۔ مختصر ورزشی مقابلوں کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ خدام و اطفال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سننے کا انتظام تھا۔

دوسرا دِن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد مکرم اظہر محمود ناصر صاحب نے درس قرآن دیا۔ صبح 8:30 بجے مورلاحمدیہ کا پرچم لہرایا جبکہ محترم منظور احمد چانڈیو صاحب قائد مجلس ایڈیلیڈ نے آسٹریلیا کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمود احمد شاہد صاحب اخہ ۲ ارکتوبر کو پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم فیروز علی صاحب نے خدام امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا اجتماع دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب

صبح نو بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب مکرم سید علی سجاد شاہ صاحب کی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ھوئی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام کا عہد اردو اور انگریزی میں دہرایا۔ مکرم اظہر خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ہے دستِ قبلہ نما، نہایت خوبصورت آواز میں پیش کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے اطفال اور خدام سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور فرمایا کہ خدام کو قربانی کے ہر میدان میں نہایت مستعدی سے آگے بڑھنا چاہیئے۔

مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد مکرم کامران احمد صاحب نے درس ملفوظات دیا۔ اور اس کے بعد خدام کے دینی معلومات اور بیت بازی کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ خدام کی ایک بڑی تعداد نے یہ مقابلہ جات نہایت دلچسپی سے دیکھے۔ جبکہ اطفال کے اس دن کے مقابلوں میں نظم، قرآن کریم کی تلاوت، اذان، تقریر اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نمازِ تہجد سے ھوا۔ جو کہ حافظ قاسم احمد صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خاں صاحب نے درسِ قرآن کریم اور حدیث دیا۔ اس کے بعد سب نے ناشتہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ والی بال کے میچز کھیلے گئے اور لانگ جمپ کا مقابلہ بھی صبح ھی منعقد ھوا۔ صبح آٹھ بجے کرکٹ کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ آج کا دن بہت خوبصورت تھا اور دھوپ چمک رہی تھی۔

نمازِ ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے لئے انتخاب کیلئے الیکشن ہوا۔ یہ الیکشن حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم مولانا محمود احمد شاھد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی نگرانی میں منعقد ھوا۔ اس کے بعد اجتماع کی اختتامی تقریب سے پہلے انگلیش اور اردو کے تقریری مقابلہ جات منعقد ھوئے۔ جبکہ اطفال الاحمدیہ کے اس دن کے مقابلوں میں حفظِ قرآن، میوزیکل چیرز، پچ فٹ بال، فٹبال، کرکت اور رسہ کشی کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

اختتامی تقریب

تقریباً 3:30 بجے اجتماع کی اختتامی تقریب محترم مولانا محمود احمد شاھد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں منعقد ھوئی۔ مکرم مجیب الرحمٰن سنوری صاحب نے تلاوت پیش کی۔ تلاوت کے بعد مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے خدام کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد ثاقب محمود عاطف صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم میں اپنے پیاروں کی نسبت، پیش کی۔ اختتامی تقریب میں بلیک ٹاؤن سٹی کونسل کے سب سے کم سن کونسلر Craig Daizman نے بھی شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم صدر صاحب مجلس نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اسی تقریب کے دوران مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے قبولیت دعا کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ اطفال میں محترم قمر داؤد کھوکھر صاحب نے جبکہ خدام کو مکرم ممتاز مقبول صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

اس سال بہترین کارگردگی کی بناء پر علمِ انعامی پھر سے مجلس خدام الاحمدیہ ایڈیلیڈ کو ملا۔ محترم صدر صاحب نے علمِ انعامی مکرم منظور احمد چانڈیو صاحب قائد مجلس کو دیا۔ مجلس ایڈیلیڈ نے یہ سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل چوتھی بار حاصل کی ہے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں سب شامل ھونے والوں کو دعاؤں سے نوازا، اجتماع کے جملہ انتظامات کی تعریف فرمائی اور اپنے خطاب میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی خدمات کو بھی شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ بعد میں محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یہ کامیاب اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

❁❁❁❁❁

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب زندگی کی کسوٹی کرامت نہیں بلکہ شریعت کے مطابق عمل پر استقامت ہے۔ مقولہ ہے اَلْاِسْتَقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنی استقامت بڑھ کر ہے کرامت سے۔“

اس تمہید کے بعد ”استقامت“ کے شرعی پہلوؤں کا شمار بایں الفاظ فرماتے ہیں۔

”یعنی فرائض و واجبات کی ادائیگی، صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے اجتناب، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر، مدنی انعامات کا روزانہ فارم پُر کرنا اور ہر ماہ جمع کروانا۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت، قفل مدینہ سے متعلق انعامات کے مطابق معمول کم از کم چار بار روزانہ لکھ کر گفتگو، کم از کم بارہ منٹ قفل مدینہ عینک کا استعمال، غصہ آنے پر علاج کی کوشش۔ تو تکار سے بچ کر آپ جناب سے گفتگو، مرکزی مجلس شوریٰ، صوبائی انتظامی کابینہ اور دیگر مجالس یا جس نگران وغیرہ کے بھی ماتحت ہیں ان کی اطاعت کرنا، مسجد محلّہ کی جماعت عشاء سے دو گھنٹے کے اندر گھر پہنچ کر مدنی ماحول بنانے کے 15 مدنی پھولوں کے مطابق معمول اور دیگر مدنی کاموں پر استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے اور ایمان سلامت لے کر جانا کرامات کی اصل ہے“ ۔(کتابچہ صفحہ 13,12)

؎ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

رسالہ اپنے مرشد طریقت کے قصیدہ پر اختتام پذیر ہوتا ہے جس کا فقط ایک بلیغ شعر ملاحظہ ہو:۔ ؎

ہے دامن مرشدی کا ہاتھ میں، نامہ میں عصیاں ہیں
بھرم رکھنا سگِ عطار کا یارب عزّ و جل

؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا

❁❁❁❁❁

زلزلہ کے متاثرین کے لئے امداد اور دعا کی تحریک

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 31/دسمبر 2004ء میں فرمایا:

کچھ دن ہوئے سری لنکا اور دوسرے ممالک میں زلزلہ آیا ہے، سخت تباہی آئی ہے، اُن کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تباہی سے بچائے۔ عجیب بات ہے کہ پچھلے سال قادیان کے جلسہ کے دوران ایران میں زلزلہ آیا اور اس سال بھی اب آیا ہے۔ یہ اتفاق نہیں ہے۔........... Humanity First کے ذریعہ ان کی مدد کریں۔ بڑی بڑی جماعتیں پروگرام بنا کر ان کی مدد کریں۔

زبردست سیل پوائنٹ — GOLDEN CHANCE
مرکز سلسلہ میں چلتا ہوا کاروبار
7 Eleven Bakers & Sweets
نزد چرغہ ہاؤس کالج روڈ۔ ربوہ
فوری برائے فروخت
برائے رابطہ: —— راؤ عبدالجبار
Tel: (Res) 04524 212458 Mobile: 0333-6553989

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

سہ ماہی ''خدیجہ'' کا سیدنا طاہرؒ نمبر

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سہ ماہی رسالہ کی خصوصی اشاعت ہمارے سامنے ہے۔ اردو میں 100 اور جرمن زبان میں 8 صفحات پر مشتمل یہ شمارہ مواد کے لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ چونکہ تصاویر کے محض چند ہی صفحات ہیں اس لئے مضامین میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پاکیزہ زندگی کے بہت سے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے خصوصاً خواتین کی تربیت کی خاطر کی جانے والی اُن شفقتوں سے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والی خواتین نے پردہ اٹھایا ہے جن کے نتیجہ میں خواتین میں نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر بھی یہ شعور پختہ ہوا کہ احمدی خاتون کے طور پر اس معاشرہ میں اُن کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور وہ حقوق کیا ہیں جو خدا اور اُس کے رسول نے انہیں تفویض کئے ہیں۔

اس خصوصی اشاعت کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام سے ہوتا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں: ''اُن کی یادوں کو اپنے دلوں میں زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اُن راہوں پر قدم ماریں جن راہوں پر وہ احمدی عورتوں کو چلانا چاہتے تھے۔ آپ نے ہمیشہ احمدی عورتوں کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن کریم کی حسین تعلیم کے مطابق بسر کریں اور اسوۂ نبی کریم ﷺ پر چلیں۔ اس کے نتیجہ میں اُن کے قدموں میں جنت ہوگی، اولادوں کی نیک تربیت ہوگی اور ایک حسین و جمیل معاشرہ قائم ہو جائے گا''۔

اب ہم اس اشاعت خاص کے دیگر مضامین پر ایک نظر ڈالتے ہیں:-

☆ صاحبزادی محترمہ شوکت جہاں صاحبہ اپنے ایک انٹرویو میں حضورؒ کی شخصیت کے حوالہ سے بیان کرتی ہیں کہ اباجان نے بچپن سے ہی دو باتوں پر خصوصی توجہ فرمائی۔ ایک تو جھوٹ کسی صورت میں نہیں بولنا اور دوسرا نمازوں کی پابندی۔ خود ہمیں نماز کے آداب و طریق سکھائے ۔ تلاوت قرآن کریم کی تاکید فرماتے۔ خود اونچی آواز میں قرآن کریم پڑھتے۔ ہم چھوٹی تھیں، بظاہر پاس سو رہی ہوتیں مگر اُن کی تلاوت سُن رہی ہوتی تھیں۔ قرآن کریم سے انبیاء کی زندگیوں کے واقعات اس طریقے سے سناتے کہ ہمیں انتظار رہتا کہ اگلی کہانی کب سنائیں گے۔

ہم بہنوں کو سائیکل چلانا بھی خود سکھائی۔ ہمارے ساتھ کھیلتے اور دلچسپ باتوں سے ہنساتے بھی رہتے۔ کسی چیز کا ضیاع ہوتا تو انہیں بہت تکلیف ہوتی۔ ایک بار کراچی سے ہمیں ایک مزیدار خط میں لکھا کہ تم لوگ سارا دن بتیاں جلائے رکھنا اور رات کو بند کر دینا تاکہ جھینگر وغیرہ کو راستہ ڈھونڈنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

اباجان کو جماعتی کاموں سے عشق تھا۔ ایک بار جرمنی ہم سفر سے پہنچے تو جاتے ہی پروگرام شروع ہوگئے جو دو بجے تک چلے۔ پھر صبح آپؒ تہجد کے لئے اٹھے، نماز پڑھی، سیر کے لئے تشریف لے گئے، ناشتہ کے بعد پروگرام شروع ہوئے تو دوپہر کے دو بج گئے۔ اس کے بعد اگلی کسی جگہ کے لئے روانہ ہوئے۔ دو گھنٹے بعد وہاں پہنچے تو وہاں بھی پروگرام تیار تھا۔ امّی جان کہتی تھیں کہ کچھ دیر آرام کرلیں، اپنی جان پر اپنا بھی تو حق ہے۔ مگر فرماتے کہ جماعت کے لئے نہیں۔

لڑکیوں کے ساتھ خصوصاً حسن سلوک تھا۔ ان کی پریشانیاں سن کر بہت اثر لیتے تھے۔ امّی جان کے ساتھ آپؒ کا سلوک بے حد نرم اور دلجوئی والا تھا۔ جب نئے جوڑے شادی کے بعد آپؒ سے ملنے آتے تو اُن کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور نصیحت کرتے کہ ایک دوسرے کے والدین کا بہت احترام کریں، تیری میری چیز میں فرق نہ کریں، جب ایک گھر بن گیا ہے تو کسی چیز پر تیری میری نہ کہنا پڑے۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ لباس انسان کی پہچان نہیں ہے، انسان کی پہچان اُس کا کردار ہے۔

☆ ۱۹۹۹ء میں لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شرکت فرمائی اور ایک نہایت پُر معارف خطاب فرمایا۔ آپؒ نے سورۃ فاتحہ کی مختصر تفسیر بیان فرمانے سے قبل فرمایا کہ ایک انگریز نو مسلم نے مجھے لکھا کہ بہت مدت سے مجھے سچائی کی تلاش تھی، دربدر کی ٹھوکریں کھائیں، حسن اتفاق سے مجھے جماعت احمدیہ کی طرف سے سورۃ فاتحہ مل گئی اور اس پر آکر میری نظر ایسی ٹھہری کہ اب وہاں سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ وہ تمام چیزیں جن کی مجھے تلاش تھی، وہ ساری سورۃ فاتحہ میں مل گئی ہیں۔

☆ محترمہ زینت حمید صاحبہ اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں کہ حضورؒ کو دکھی عورتوں کے دکھ بہت تڑپایا کرتے تھے۔ آپؒ میاں بیوی کے معاملات میں دوسروں کی دخل اندازی کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور خواہش ہوتی تھی کہ وہ دونوں اپنے مسائل خود حل کریں۔ حضورؒ میں ایک صفت یہ بھی تھی کہ جہاں غلطی پر تنبیہ کرتے، سرزنش فرماتے وہاں معاف کرنے میں بھی اعلیٰ وصف پایا تھا۔ درخواست گزار ہونے پر فرماتے کہ مَیں ناراض تو ہوا ہی نہیں، صرف اصلاح مقصود تھی۔

حضورؒ اپنی والدہ سے بہت محبت کرتے تھے۔ پُرنم آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ مسکراہٹ جیسے کہ والدہ کو سامنے دیکھ رہے ہوں۔ بیگم صاحبہ کی وفات پر مردوں سے یہ کہنا کہ میرے ساتھ تعزیت یہ ہے کہ عورتوں کو اُن کے حقوق دیں، بیویوں کا خیال رکھیں۔...... بیٹیوں کو ایسا پیار کسی باپ نے کیا دیا ہوگا!۔

☆ حضورؒ کے عام فہم انداز کے ضمن میں مکرمہ امۃ النصیر ظفر صاحبہ نے اپنے مضمون میں بیان کیا ہے کہ ایک بار مجلس عرفان میں ایک بہت چھوٹے بچے نے حضورؒ سے پوچھا کہ آپؒ نے یہ پگڑی کیوں پہنی ہے؟ حضورؒ نے بچہ سے پوچھا کہ آپ نے یہ ٹوپی کیوں پہنی ہے؟ بچہ نے جواب دیا کہ مجھے یہ ٹوپی میرے ابو نے پہنائی ہے۔ حضورؒ نے برجستہ فرمایا کہ مجھے یہ پگڑی میرے اللہ نے پہنائی ہے۔ اس چھوٹی سی گفتگو میں کتنا گہرا مضمون بیان فرما دیا۔

☆ مکرمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں کہ انتخاب خلافت کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پہلی بار ۱۹۸۳ء میں جرمنی تشریف لائے تو ملاقات کے لئے درخواستیں دینے والوں کے علم میں یہ بات آئی کہ جن لوگوں کے لازمی چندہ جات بقایا ہیں، حضورؒ اُن سے تحفہ نہیں لیتے۔ تاکہ احمدیوں کو احساس ہو کہ جب وہ خدا کا حق ادا کرنے پر توجہ نہیں کر رہے تو اُنہیں تحائف دینے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ پہلا نفسیاتی سبق تھا جو پیارے آقا نے جماعت جرمنی کو دیا۔

☆ مکرمہ ناہید تبسم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضورؒ کے خلیفہ بننے کے بعد میری پہلی ملاقات اسلام آباد (پاکستان) میں ہوئی جب حضورؒ نے وہاں لجنہ کی عاملہ کے ساتھ ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران باقی ممبرات نے اپنے اپنے رومال جو وہ گھر سے لائی ہوئی تھیں، نکال کر جمع کئے اور حضورؒ کے پاس رکھ دیئے کہ حضورؒ انہیں ہاتھ میں لے کر تبرکاً واپس دے دیویں۔ مجھے اس کا علم نہ تھا اور دل میں بے حد افسوس تھا کہ مَیں محروم رہ جاؤں گی اور تبرک نہ مل سکے گا۔ اسی اثناء میں میری نگاہ ٹشو پیپر کے ڈبے پر پڑی۔ مَیں نے دو ٹشو تہہ کرکے دوسرے رومالوں میں رکھ دیئے۔ حضورؒ گفتگو کے دوران باری باری رومال ہاتھ میں لے کر چہرہ پر پھیر کر واپس رکھتے جاتے۔ جب آپؒ کے ہاتھ میں ٹشو آیا تو مسکرا دیئے اور پوچھا: یہ کس کا ہے؟ مَیں نے ڈرتے ڈرتے بتایا کہ یہ میرا ہے۔ تمام عورتیں میری جانب دیکھنے لگیں۔ حضورؒ نے نہایت ہی شفقت سے مسکراتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اپنا رومال نکال کر اُسے چہرے پر پھیرا اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا: یہ آپ رکھ لیں۔...... اکثر ایسے مواقع زندگی میں آئے کہ حضورؒ کی شفقت نے ہمارے دامن خوشی سے بھر دیئے مگر اُس پہلے تحفے کی لذت کبھی کم نہ ہوئی۔

میری شادی کے بعد حضورؒ نے میرے سسر (جو ۱۹۸۵ء میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہ چکے تھے) کے حوالہ سے فرمایا کہ اگرچہ تم بھی مجھے بہت لاڈلی ہو مگر چونکہ وہ بہت خدمت دین کرتے ہیں اس لئے مجھے بہت پیارے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدمت دین کرنے والوں کے لئے آپؒ کے دل میں ایک خاص جگہ تھی۔ پھر میرے شوہر نعیم کے بارہ میں بھی مجھے فرمایا کہ وہ بہت نیک فطرت انسان نظر آتے ہیں، اگر تمہاری شادی کسی اکھڑ مزاج آدمی سے ہو جاتی تو میرا دل تمہاری طرف سے ہمیشہ بے چین رہتا۔ بعد میں نعیم کو گلے میں غدودوں کے پھولنے سے کئی سال تک تکلیف رہی اور کئی آپریشن ہوئے۔ حضورؒ نے بہت دعائیں دیں اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ شفا عطا فرمائی۔

ایک مرتبہ خط میں حضورؒ نے مجھے لکھا کہ مجھے خاموش خوبیاں بہت اچھی لگتی ہیں اور جی چاہتا ہے کہ جماعت کا ہر فرد اُن خوبیوں کا حامل ہو۔

☆ حضورؒ کی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے مکرمہ تسنیم الیاس صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ چوتھی بیٹی کی پیدائش کے بعد مَیں جب حضورؒ سے ملنے گئی تو فرمایا کہ پریشان تو نہیں ہو، تمہیں پتہ ہے کہ میری بھی چار بیٹیاں ہیں۔

ایک بار حضورؒ سے مَیں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپؒ مجھے اپنے ہاتھ سے خط لکھیں۔ حضورؒ نے اُسی ماہ مجھے اپنے ہاتھ سے خط لکھ کر بھیجا۔

☆ مکرمہ امۃ الرحیم شاد صاحبہ حضورؒ کی شفقتوں کو قلمبند کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ہم چھ بہنیں ہیں جن میں سے تین کے نام امۃ سے شروع ہوتے ہیں اور تین کے نام نساء پر ختم ہوتے ہیں۔ حضورؒ نے ہمارے دو گروپ بنائے ہوئے تھے اور ملاقات پر پوچھتے کہ کونسے گروپ سے تعلق رکھتی ہو؟

آپ مزید بیان کرتی ہیں کہ ۱۹۷۵ء میں ہمیں جرمنی سے واپس پاکستان جانا پڑا۔ وہاں میرا بیٹا بیمار ہوا تو مَیں دوائی لینے وقف جدید کے دفتر گئی۔ حضورؒ سے ملی تو فرمایا کہ اس بچے کو ضائع نہیں ہونے دینا، اس کو جرمن زبان میں کتابیں پڑھنے کے لئے دو تاکہ اس کو زبان یاد رہے۔ بعد میں حضورؒ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے ۱۹۸۶ء میں ہم دوبارہ جرمنی آگئے تو میرے بیٹے نے یہیں تعلیم مکمل کی اور برسر روزگار ہوا۔

☆ اس خصوصی اشاعت میں حضورؒ کی اپنی زبان سے بھی بعض تربیتی امور بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً ٹیلی وژن کے بارہ میں ایک سوال کا جواب آپ نے یوں دیا کہ مَیں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ٹیلی وژن میں فقط خرابی ہی خرابی ہے۔ کچھ پروگرام یقیناً نامناسب ہوتے ہیں لیکن اگر آپ اسے دیکھنا ممنوع قرار دیدیں تو اس صورت میں ہم نوجوانوں کی فطرت کے خلاف اعلان جنگ کر رہے ہوں گے۔ اگر بچوں کے لئے اپنے گھر میں ٹیلی وژن دیکھنا شجرہ ممنوعہ بن جائے تو وہ اسے اپنے گھر میں دیکھنے کے بجائے کسی ہمسائے کے گھر میں جاکر دیکھ لیں گے۔ اس طرح ہم انہیں منافقت اور دوغلے پن کی تربیت

☆ سہ ماہی ''خدیجہ'' میں شامل اشاعت مکرمہ سیدہ طیبہ زین صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

یاد کرکے اُسے تڑپا کروں، رویا کروں
اے غمِ دل کیا لکھوں، بے تابیٔ دل کیا لکھوں
علم و عرفاں تھا وہ حسنِ عمل کا نُور تھا
نُور بے پایاں ہے اس کی انتہا کوئی نہیں
دل میں ہے یادوں میں ہے اب بھی آنکھوں میں ہے وہ
ہے بظاہر دُور لیکن فاصلہ کوئی نہیں
کتنا خوش خصلت تھا وہ اس کے خصائل کیا لکھوں
اے غمِ دل کیا لکھوں، بے تابیٔ دل کیا لکھوں

دے رہے ہوں گے اور بچے ماں باپ کی نظریں بچا کر ایک مجرمانہ احساس کے ساتھ اپنے جذبات کی تسکین کے سامان تلاش کرنے لگیں گے جس کے نتائج بھیانک اور افسوسناک ہو سکتے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ مَیں اپنے بچوں کو اپنے گھر میں اپنی نظروں کے سامنے ٹیلی وژن دیکھنے کی اجازت دیدوں تاکہ ضرورت پڑنے پر مَیں اُن کی راہنمائی کر سکوں اور بچے جب بھی چاہیں مجھ سے مشورہ کر سکیں۔

اسی طرح نقاب کے ڈیزائن کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا کہ نقاب اور اس کے ڈیزائن کوئی بنیادی حیثیت نہیں رکھتے۔ بنیادی اصول جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے وہ صرف یہ ہے کہ خواتین اپنے لباس کے بارہ میں تقویٰ سے کام لیں اور شرم و حیا اور پاکدامنی کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ ایسا لباس نہ پہنیں جس سے دیکھنے والے مرد کے دل میں ہیجان اور بُرے خیالات پیدا ہوں۔ ظاہر ہے اس قسم کے لباس کو تقویٰ کا لباس نہیں کہا جاسکتا۔ لباس کی وضع قطع اگر خوف خدا کی چار دیواری کے اندر رہتی ہے تو لباس کوئی سا بھی ہو، درست ہوگا۔

☆ حضورؒ کی شفقتوں کے ضمن میں مکرمہ امۃالرفیق نسیم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے ۱۹۸۴ء میں کچھ عرصہ حضورؒ کے گھر (لندن میں) حضورؒ اور دیگر اہل خانہ کی خدمت میں کھانا پیش کرنے کی سعادت ملتی رہی ہے۔ انہی دنوں مَیں نے اپنا جائے نماز پاکستان سے منگوایا اور حضورؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ حضورؒ اس پر نماز پڑھ کر دعا کر دیں۔ حضورؒ نے وہ جائے نماز پانچ دن اپنے پاس رکھا اور پھر واپس کر دیا۔ جب مَیں خوش خوش جائے نماز لے کر گھر آئی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جائے نماز تو فلاں کا تھا جو غلطی سے تمہیں دے دیا گیا تھا اور اب اصل مالک کا مطالبہ ہے کہ انہیں یہی جائے نماز چاہئے۔ مَیں نے ساری صورتحال بتا کر کہا کہ مَیں اسی طرح کا ایک اَور جائے نماز انہیں خرید دیتی ہوں۔ لیکن وہ اپنے مطالبہ سے دستبردار نہ ہوئیں کیونکہ یہ جائے نماز اُن کو جہیز میں ملا ہوا تھا۔ اس پر مَیں نے سخت مجبوری میں وہ جائے نماز واپس کر دیا اور ایک نیا جائے نماز خرید کر حضرت بیگم صاحبہؒ کے پاس لے گئی اور ساری بات سچ سچ کہہ دی اور کہا کہ یہ بات حضورؒ سے کیسے کہوں، مجھے شرم آتی ہے کہ حضورؒ کیا فرمائیں گے؟ اُس وقت حضورؒ دوپہر کا کھانا کھا کر اپنے کمرہ میں تشریف لے جاچکے تھے اور مَیں سیڑھیوں میں کھڑی حضرت بیگم صاحبہؒ سے یہ بات عرض کر رہی تھی۔ آپؒ کمرہ میں گئیں تو چند ہی لمحوں میں حضورؒ خود تشریف لائے اور ہاتھ میں ایک قیمتی جائے نماز تھا جو مجھے تھما دیا۔ بعد میں بیگم صاحبہؒ نے بتایا کہ یہ حضورؒ کا ذاتی جائے نماز ہے جو حضورؒ نے نماز تہجد کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔

جب مَیں جرمنی میں اپنے پہلے بچہ کی وقت سے پہلے پیدائش اور وفات پر بہت بیمار ہوئی تو حضورؒ نے میری تکلیف کا بہت احساس کیا، دوائیں تجویز کیں، دعائیں کیں، تسلّی آمیز خطوط لکھے۔ یہ بھی لکھا کہ جب خدا تعالیٰ چندے آفتاب چندے ماہتاب بیٹا دے تو اُسے میرا پیار دیں اور محمد سعید نام رکھیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے پھر بیٹا عطا فرما دیا۔

☆ مکرمہ رسالۃ افضل بیان کرتی ہیں کہ میرے میاں کبڈی کھیلتے تھے اور اس لئے حضورؒ کو بہت پسند تھے۔ ایک بار حضورؒ نے اُن سے پوچھا کہ تمہاری شادی ہوگئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جس گھر میں بات چل رہی ہے وہاں ابھی سارے راضی نہیں ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا انشاء اللہ تمہاری شادی اسی گھر میں ہوگی۔ چند دن بعد ربوہ سے دو مربیان ہمارے گھر (پاکستان میں) آئے اور حضورؒ کا ایک خط میرے والد صاحب کو پڑھایا کہ یہ لڑکا بہت اچھا ہے، آپ رشتہ کر دیں، اللہ تعالیٰ کامیاب کرے گا۔ یہ پڑھ کر میرے والد صاحب نے اُسی وقت خط پر دستخط کر دیئے۔ پھر میری شادی ہوگئی۔ مَیں جرمنی آگئی تو حضورؒ سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔ کچھ عرصہ بعد ایک بار کبڈی کے میدان میں حضورؒ نے افضل سے پوچھا: ابھی دو ہو کہ تین ہوگئے ہو؟ یہ کہنے لگے کہ حضور! آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔ فرمایا: اگلے سال انشاء اللہ بچے بھی ہو جائیں گے۔ اور واقعی اگلی ملاقات پر ہم گئے تو ہمارا ایک ماہ کا بیٹا بھی ہمارے ساتھ تھا۔

☆ مکرمہ نجمہ باری صاحبہ رقمطراز ہیں کہ ہم دسمبر ۱۹۹۴ء میں جرمنی آئے۔ ۱۹۹۵ء کے جلسہ سالانہ پر ملاقات کی درخواست دی لیکن معلوم ہوتا تھا کہ منظور نہیں ہوئی۔ جلسہ کا تیسرا دن تھا جب حضورؒ مجلس عرفان کے لئے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو مجھے جذبات پر قابو نہ رہا اور رونے لگی۔ حضورؒ نے اچانک فرمایا: وہ بچی کیوں رو رہی ہے۔ مَیں نے مائیک میں بتایا کہ حضورؒ کو پہلی بار دیکھا ہے اور ربوہ سے آئی ہوں، میری ملاقات کی درخواست بھی ابھی تک منظور نہیں ہوئی۔ حضورؒ نے فرمایا کہ اب تو ہوگئی۔ مَیں نے کہا: نہیں حضور، آپ وہاں اور مَیں یہاں۔ تو حضورؒ نے فرمایا کہ سٹیج پر آجاؤ۔ مَیں سٹیج پر گئی تو حضورؒ نے میرے آنسو صاف کئے، سر پر پیار دیا اور فرمایا: اب ٹھیک ہے۔

۱۹۹۶ء میں میری شادی ہوئی تو میرے میاں کا اسائیلم کا کیس بالکل ختم ہو چکا تھا۔ ڈیڑھ سال بعد میری پروٹوکول آگئی تو سب کہنے لگے کہ فرینکفرٹ کی عدالت بہت سخت ہے، کسی دوسرے ملک جانے کی تیاری کر لو۔ مَیں حضورؒ کو باقاعدہ خط لکھتی رہی۔ جس دن عدالت جا رہے تھے تو آدھے راستہ میں مجھے یاد آیا کہ مَیں اپنا شناخت نامہ بھول آئی ہوں۔ اس پر میرا بھائی واپس گھر گیا۔ جب وہ آیا تو اُس کے ہاتھ میں حضورؒ کا ایک خط بھی تھا جو اُسی دن ملا تھا اور حضورؒ کے پیڈ پر لکھا ہوا تھا جس میں بڑے تسلّی آمیز الفاظ تھے۔ مَیں نے اُسی وقت کہا کہ میرا کیس پاس ہوگیا، مجھے اب کوئی پریشانی نہیں۔

عجیب بات یہ تھی کہ میرے بھائی کا کیس بھی میرے ساتھ ہی ہوا تھا لیکن میرا کیس پاس ہوا اور اُس کا کیس ختم ہوگیا۔

☆ مکرمہ مسعودہ بھٹی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جرمنی میں ڈرائیونگ کا امتحان پاس کرنا بہت مشکل ہے اور وہ لوگ جو بڑی عمر میں یہاں آئے ہیں، اُن کے لئے تو بہت ہی مشکل ہے۔ مَیں نے بھی جب تیاری شروع کی تو تھیوری کے کسی لفظ کی مجھے سمجھ نہ آتی تھی۔ بچوں سے مدد لیتی رہی اور حضورؒ کو دعا کیلئے لکھتی رہی۔ حضورؒ نے مجھے لکھا کہ دو دعائیں: اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاء اور رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کثرت سے پڑھا کروں۔ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ جب تھیوری ٹیسٹ ہوا تو مَیں نے بغیر کسی غلطی کے پاس کر لیا اور بعد میں ڈرائیونگ ٹیسٹ بھی پاس کر لیا۔

☆ مکرمہ نسرین حمید صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جون ۱۹۸۹ء میں ہم نے حضورؒ سے ملاقات کی تو میری بڑی بیٹی تین ماہ کی تھی۔ میرے میاں نے عرض کیا کہ مَیں حافظ قرآن ہوں اور میرا دل چاہتا ہے کہ اپنی بیٹی کو بھی قرآن کا کچھ حصہ حفظ کراؤں۔ حضورؒ نے فرمایا: کچھ کیوں، سارا کیوں نہیں۔ حضورؒ کے الفاظ میری بیٹی کے لئے ہی نہیں بلکہ بیٹے کے لئے بھی دعا بن گئے اور دونوں حافظ قرآن بن گئے۔

☆ اس اشاعت خاص میں حضورؒ کے ارشادات میں احمدی عورت کی ذمہ داریاں بھی چند صفحات میں پیش کی گئی ہیں۔ حضورؒ ایک جگہ فرماتے ہیں: ”خواتین کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اگر بیاہ شادی کے موقع پر ریاکاری سے کام نہ لیا گیا تو لوگوں کے سامنے ہمارا ناک کٹ جائے گا۔ بھئی ناک تو اُس وقت کٹ گیا جب خدا کے سامنے کٹ گیا، باقی ناک رہا کہاں ہے جس کو کاٹو گی؟ جب خدا کی ہدایات سے روگردانی کی، جب رسولؐ کی ہدایات سے روگردانی کی، جب اسلامی تعلیم کی طرف پیٹھ پھیر دی تو مومن کا ناک تو وہیں کٹ جاتا ہے“۔

ایک بار فرمایا: ”وہ ماں جو بچے کو صرف پیار ہی نہیں دیتی بلکہ شروع ہی سے اس کے اندر انصاف پیدا کرتی ہے، وہ حقیقت میں مستقبل کے لئے ایک جنت پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ جو ماں اپنی اولاد کو صرف محبت دیتی ہے اور اس محبت کے نتیجہ میں وہ سمجھتی ہے کہ اس نے اُسے سب کچھ دیدیا، وہ ایک غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ ایسی محبتیں جو محض محبت کا رنگ رکھتی ہوں، اُن میں نظم و ضبط کی کوئی رگ شامل نہ ہو، جن میں مضبوط تقاضے نہ ہوں، جن میں توازن کے مطالبے نہ ہوں، ایسی محبتیں اولاد کے فائدے کی بجائے اُسے نقصان پہنچا دیتی ہیں“۔

☆ مکرمہ ضیا قمر ساہی صاحبہ نے حضورؒ کی روزمرہ شفقت اور مزاح کی چند باتیں بیان کی ہیں۔ آپ لکھتی ہیں کہ ۱۹۶۵ء میں جب مَیں ربوہ کالج میں لیکچرار تھی تو میری طبیعت ناساز ہوگئی۔ حضورؒ کی ایک بھتیجی مجھے حضورؒ کے گھر لائی کہ چچا طاہری سے ہومیوپیتھی دوائی لے لو۔ مجھے ان دواؤں پر یقین تو نہیں تھا لیکن حضورؒ کی شفقت اور بیگم صاحبہ کی محبت نے ایسا باندھا کہ ہم کسی نہ کسی بہانے وہاں پہنچ جاتے۔ ایک بار ہم تین سہیلیاں مل کر گئیں۔ حضورؒ نے دروازہ کھولا تو ہمیں بٹھا کر فرمایا کہ ابھی آچھی (حضرت آصفہ بیگم صاحبہ) آتی ہے۔ پھر فرمایا کہ مَیں سامنے والا دروازہ کھول دیتا ہوں جب آچھی آئیں گی تو آپ کہیں کہ ہمیں اُدھر سے آموں کی خوشبو آرہی ہے۔ چنانچہ جب بیگم صاحبہ آئیں تو مَیں نے لمبی سانس لے کر کہا کہ ہمیں اُدھر سے آموں کی خوشبو آرہی ہے۔ تو حضورؒ فرمانے لگے کہ ان کو وہ آم لاکر دو نا، جو کل سندھ سے آئے ہیں۔ پیاری بیگم صاحبہ اُسی وقت اٹھیں اور ایک بڑا لفافہ آموں کا بھر کر ہمیں تھما دیا۔

ایک دفعہ حضورؒ اپنی ایک بچی کے بارہ میں فرمانے لگے کہ اسے چینی کا بہت شوق ہے۔ بعض دفعہ یہ اپنا انگوٹھا گیلا کر کے چینی والے بسکٹوں کے ڈبّے میں ڈال کر نکال لیتی ہے، ہمیں پتہ نہیں چلتا اور یہ انگوٹھے کے ساتھ لگی ہوئی چینی کھاتی رہتی ہے۔

ایک دفعہ مَیں اپنی چھوٹی بیمار بچی کو لے کر علاج کے لئے گئی تو میرا دیور بھی میرے ساتھ تھا۔ حضورؒ نے بچی کی بیماری کے بارہ میں جو بھی پوچھا تو میرے دیور نے فوراً جواب دے دیا۔ اس پر حضورؒ نے مسکرا کر اُسے فرمایا کہ ایسا لگتا ہے جیسے کہ آپ ماں ہیں۔

☆ مکرمہ شاہدہ پروین سجاد صاحبہ نے حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کی قبولیت دعا کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ۱۹۹۷ء میں میرے میاں سجاد حیدر صاحب بہت بیمار ہوگئے اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ حالت خطرناک ہے۔ انہیں ICU میں رکھا گیا۔ اُنہی دنوں حضورؒ جرمنی تشریف لائے تو مَیں بچوں کے ساتھ ملاقات کے لئے حاضر ہوئی۔ جب اندر گئی تو حضورؒ کو دیکھ کر رونے کی وجہ سے ہچکی بندھ گئی یہاں تک کہ مجھ سے بات بھی نہ ہو پا رہی تھی۔ حضورؒ نے جب مجھ سے خود پوچھا تو مَیں نے صرف اتنا بتایا کہ میرے خاوند بہت بیمار ہیں اور ICU میں ہیں۔ اس سے آگے بتا نہ پا رہی تھی۔ اس پر حضورؒ نے میرے بیٹے سے پوچھا۔ اُس نے بتایا تو حضورؒ میری طرف دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا: ادھر آؤ۔ پھر فرمایا: فکر نہیں کرو، مَیں دعا کروں گا اور تمہارے میاں ٹھیک ہو جائیں گے۔ پھر حضورؒ نے بچوں کو اپنے ساتھ لگایا اور پیار کیا اور تصویر بنائی جس میں آپؒ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ پھر دعا کا معجزہ ہم نے یہ دیکھا کہ اگلی صبح جب مَیں ہسپتال پہنچی تو ڈاکٹر ہنس پڑی اور کہنے لگی کہ آج تمہارا شوہر خطرہ سے باہر ہے۔ مَیں اندر گئی تو میرے خاوند کی نالیاں وغیرہ اٹھارہ دن بعد اُتر چکی تھیں اور خدا کا فضل ہو چکا تھا۔ حضورؒ نے ہومیوپیتھی دوا بھی بھیجی جس سے اللہ تعالیٰ نے بہت شفا عطا فرمائی۔

☆ حضورؒ کی خدمت خلق پر روشنی ڈالتے ہوئے مکرمہ امۃالقیوم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کے دَور خلافت میں میرے والد مکرم عبدالسلام صاحب کو حضورؒ کے حفاظتی دستہ میں شمولیت کی توفیق ملتی رہی۔ ایک بار وہ حضورؒ کے ہمراہ کسی سفر پر جا رہے تھے۔ گھر میں میرا بھائی بہت بیمار تھا۔ روانگی کے وقت میرے والد نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے عرض کیا کہ میرے بیٹے کو دیکھ کر جائیں۔ جب قافلہ روانہ ہوگیا تو حضورؒ ہمارے گھر تشریف لائے اور میرے بھائی کو دوائی دے کر گئے۔ دو تین خوراکوں سے بخار خدا کے فضل سے اُتر گیا۔ شام کو دوبارہ آکر حال پوچھا اور فرمایا: سلام صاحب مجھے کہہ کر گئے تھے اس لئے مجھے فکر تھی کہ پوچھوں بخار اُترا کہ نہیں۔

☆ ڈاکٹر امۃالرقیب صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک بار جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بچیوں کو ترانہ ”لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہ“ پڑھنے کی تیاری کروائی گئی اور بتایا کہ اگر حضورؒ نے اجازت مرحمت فرمائی تو ترانہ پڑھنا ہے ورنہ نہیں پڑھنا۔ جب حضورؒ تشریف لائے تو حضورؒ کی خدمت میں اجازت مانگنے کی نوبت ہی نہ آئی اور حضورؒ سلام کر کے باہر تشریف لے گئے۔ بچیوں نے کہا کہ حضور کو تو پتہ ہی نہیں چلا کہ ہم کھڑے ہیں۔ اتنے میں محترمہ صدر صاحبہ نے بچیوں کو اشارہ کیا کہ ترانہ شروع کرو۔ جونہی انہوں نے ”لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہ“ کہنا شروع کیا تو حضورؒ جو تشریف لے جانے ہی والے تھے، واپس جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور بیٹھ کر سارا ترانہ سنا۔ پھر فرمایا کہ جرمن میں دوبارہ پڑھو۔ چنانچہ دوبارہ پڑھا گیا اور پھر حضورؒ واپس تشریف لے گئے۔ تب ہمیں علم ہوا کہ دراصل یہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہ“ سے حضورؒ کی شدید محبت تھی کہ حضورؒ بے قرار ہو کر واپس تشریف لائے تھے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

14th January 2005 – 20th January 2005

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 14th January

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:50 Children's Class with Hazoor. Recorded on 3rd January 2004.
02:10 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no.97. Recorded 6th December 1996.
03:15 MTA Sports. A football final match between Faisalabad and Rabwah.
04:10 Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:55 Children's Class [R]
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session No. 426. Recorded on 21st July 1998.
08:15 Siraiki Service. No.5.
08:30 Bengali Mulaqa'at. A Q/A session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at with Bangla speaking guests. Recorded on 25th December 2001.
09:30 MTA Variety
09:50 Indonesian Service: variety of programmes.
10:55 Children's Class [R]
12:05 Tilaawat & News
13.00 Live Friday Sermon: Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:05 Dars-e-Hadith [R]
14:25 Bengali Mulaqa'at [R]
15:25 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00 Friday Sermon [R]
17:10 Interview with Chaudhry Mohammad Ali.
18:05 Urdu Mulaqa'at: Session 97 [R]
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session.426. [R]
20:40 Yassarnal Qur'an
21:15 Friday Sermon [R]
22:25 Urdu Mulaqa'at: Session 97 [R]
23:35 MTA Variety [R]

Saturday 15th January 2005

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 14th January 2005.
02:10 Quiz Anwar-ul-Aloom
02:40 Question and Answer session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV. Recorded on 8th September 1992, part 2.
03:40 Kehkashaan
04:15 Moshaairah: An evening of Poetry
05:15 MTA Variety: Presentation of MTA Studios Australia.
06:00 Tilaawat, Darse Hadith & MTA News
07:10 Liqaa Ma'al Arab: Question and Answer session in Arabic & English with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session No.427. Recorded on 22nd July 1998.
08:10 French Service: Various Programmes in French language.
09:05 Question and Answer Session [R]
10:05 Indonesian Service: variety of programmes
10:55 Friday Sermon [R]
12:00 Tilawaat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 Intikhab-e-Sukhan: A live nazm request programme.
15:30 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor. Recorded on 18th December 2004.
16:40 Moshaairah: An evening of Poetry. [R]
17:40 Kehkashaan [R]
18:10 Ashab-e-Ahmad [R]
18:40 Question & Answer session [R]
19:50 Liqaa Ma'al Arab: Session 427 [R]
20:50 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor [R]
21:50 Moshaairah: An evening of Poetry . [R]
22:55 Question & Answer Session [R]

Sunday 16th January 2005

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
01:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) with Hazoor. Recorded on 12 December 2004.
02:20 Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests. Recorded on 29th September 1984.
03:50 Piyare Mehdi Ki Piyaree Baatein
04:15 Seerat Masih Maud
04:55 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News.
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session No.428. Recorded on 23rd July 1998.
08:00 Spanish Service. Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 15th October 2004.
09:00 Question and Answer Session [R]
10:25 Indonesian Service
11:25 Piyare Mehdi Ki Piyaare Baatein [R]
12:00 Tilawaat & MTA News
12:40 Repeat of Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 14th January 2005.
16:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat)
17:20 Seerat Masih Maud
18:00 Question and Answer Session [R]
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 428 [R]
20:35 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat)
21:35 Children's corner [R]
21:55 Seerat Masih Maud [R]
22:30 Question and Answer Session [R]

Monday 17th January 2005

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:45 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor. Recorded on 18th December 2004.
01:50 Children's corner
02:20 Question and Answer session in English. Recorded on 31st October 1993.
03:25 Ilmi Khutabaat: Speech by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV about the importance of Waqf-e-Jadeed, delivered at Jalsa Salana 1960.
04:15 Quiz: Ruhaani Khazaa'en
04:50 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 9th January 2004.
06:00 Tilawaat, Dars-e-Hadith & MTA News [R]
06:50 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session No.429. Recorded on 28th July 1998.
07:55 Learning Chinese with Muhammad Osman Chou. Class no. 408.
08:25 Discussion about the signs of the truth of the Promised Messiah (as).
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: a weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV. Session 93.
10:00 Indonesian Service: variety of programmes.
11:05 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
13:05 Children's corner [R]
13:35 Medical Matters: A discussion on healthy teeth by Dr Sultan Ahmad Mubashir and guest Dr Hameed Ullah Nusrat Pasha.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Rencontre Avec Les Francophones: [R]
16:10 Quiz: Ruhaani Khazaa'en [R]
16:50 Friday Sermon [R]
18:00 Question and Answer Session [R]
19:05 MTA Travel
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 429[R]
20:40 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
21:40 Ilmi Khutabaat
22:25 Question and Answer Session [R]
23:25 Medical Matters [R]

Tuesday 18th January 2005

00:00 Tilaawat, Dars, MTA News
01:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 9th January 2004.
02:05 Waaqifeen-e-Nau programme: Educational programme for children.
02:25 Question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 19th October 1991.
03:30 Raahe Hedayat: A discussion on the truth of Hadhrat Masih Maud (as).
03:50 Jalsa Salana USA 2004. part one of the afternoon session of the second day which was held on 4th September 2004.
05:00 Friday Sermon [R]
06:10 Tilawaat, Dars & MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) & Arabic speaking guests. Session No. 430. Recorded on 29th July 1998.
08:05 Sindhi Service. A talk on the unity of God.
08:25 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no.98. Recorded on 13th December 1996.
09:25 Indonesian Service
10:25 Rahe Hadayat [R]
10:50 MTA Travel. Travel programme showing the sights of London.
12:00 Tilaawat, Dars, MTA News
12:50 Jalsa Salana USA 2004 [R]
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Urdu Mulaqaat.
16:15 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) with Hazoor. Recorded on 12 December 2004.
17:20 Lajna Magazine
18:00 Question and Answer session [R]
19:15 Raahe Hedayat. [R]
19:40 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 430 [R]
20:45 Waaqifeen-ne-Nau
21:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
22:10 Lajna Magazine [R]
22:50 Question and answer session [R]

Wednesday 19th January 2005

00:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
00:50 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor recorded on 7th February 2004.
01:55 From the Archives. Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir, Khalifatul Masih IV.
02:55 MTA Variety
03:15 Guldastah
03:45 Question & Answer Session: English Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 2nd May 1993.
04:50 Hamaari Kaa'enaat
05:10 Speeches from Jalsa Salana
06:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a regular sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Arabic speaking guests. Session No.431. Recorded on 5th August 1998.
08:00 Swahili Service
09:00 From the Archives: Friday Sermon [R]
09:40 Exhibition. A video report featuring an exhibition held at Nusrat Jehan Academy Rabwah.
10:10 Indonesian Service
11:15 MTA Variety.
12:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
12:55 Speeches from Jalsa Salana [R]
13:35 Hamaari Kaa'enaat
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 From the Archives [R]
16:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor.[R]
17:10 Hamaari Kaa'enat [R]
17:30 Guldastah
18:00 Exhibition [R]
18:30 Question and answer session [R]
19:45 Liqaa Ma'al Arab: Session 431 [R]
20:45 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor.[R]
21:50 From the Archives [R]
22:30 MTA Variety [R]
23:10 Speeches from Jalsa Salana [R]

Thursday 20th January 2005

00:05 Tilaawat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News.
01:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 14th January 2005.
02:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) with Hazoor. Recorded on 25th January 2004.
03:00 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests. Session no.98. recorded on 23rd February 1997.
04:10 Al Maaidah
04:50 Moshaairah an evening of poetry.
05:55 Tilawaat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News
06:55 Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Arabic speaking guests. Session No.432. Recorded on 6th August 1998.
07:55 Pushto Muzakarah
08:40 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanations of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 80. Recorded on 31st August 1995.
09:45 Indonesian Service
10:55 Moshaairah [R]
12:05 Tilawaat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News
12:50 Al Maaidah [R]
13:30 Bengali Service.
14:40 Tarjamatul Qur'an Class No. 80 [R]
16:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
17:00 English Mulaqa'at: Session 98 [R]
18:10 Moshaairah [R]
19:25 Liqaa Ma'al Arab: Session 432 [R]
20:30 Friday sermon [R]
21:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
22:35 English Mulaqa'at: Session 98 [R]

Please note MTA2 will be showing French service, German service & Arabic service at 16:00GMT, 17:00GMT & 18:00GMT.

Al Fazl International Weekly,

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 | Friday January 07 , 2005 | Issue No. 01

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

ڈوب مرنے کا مقام

پاکستان کے روزنامہ ’’خبریں‘‘ (2نومبر 2004ء) میں مشہور کالم نویس منیر احمد بلوچ کا حسب ذیل نوٹ ’’ڈوب مرنے کا مقام‘‘ کی لرزہ خیز سرخی کے ساتھ اشاعت پذیر ہوا ہے۔

’’ایک اخباری خبر کے مطابق کراچی کے علاقے صدر میں واقع ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے پاس بنوانا ضروری ہے ۔جس کے پاس مسجد کی متعلقہ کمیٹی کا جاری کردہ پاس نہیں ہوگا ،وہ شخص چاہے کوئی بھی ہو ،نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد میں داخل ہونے کا مجاز نہیں ہوگا۔ مثلاً ملک کے کسی بھی حصے سے یا کراچی کے کسی اور علاقے سے کوئی شخص وہاں آتا ہے اور اپنے کاروبارِ حیات کے دوران میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو چونکہ اس کے پاس مسجد میں داخلے کا پاس نہیں ہے۔اس لئے وہ باجماعت نماز کی ادائیگی نہیں کرسکتا ،نہ ہی بعد میں مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی اور حالات سے مجبور ہوکر دوسرے علاقوں کے لوگ بھی ان کی پیروی کرنے لگے تو بات کہاں تک جائے گی ؟ یہ ہے اس ملک کا حال ، جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ،جس کی بنیاد لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے نام پر رکھی گئی ۔ جہاں پر شاہ عالمی میں ایک مسجد کے نام پر درجنوں مسلمانوں کی جانیں گئیں ۔آج سے کوئی دو ماہ پہلے آپ سب نے ایک تصویر دیکھی ہو گی ،جس میں لوگ قطار بنا کر کھڑے ہوئے ہیں اور وہ پوری تلاشی دینے کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تھے ۔ یہ تو ایک حد تک قابل برداشت تھا لیکن یہ پاس بنوانا کیا کسی بھی اسلامی ملک کی پہچان ہوسکتا ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ ہم کسی ایسے ملک کے رہائشی ہیں ،جس کا اسلام جیسے عظیم ترین مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ۔جیسے ہم غلام اور محکوم ہوں اور ہمارے غیر ملکی حکمرانوں نے یہ شرط رکھی ہو کہ جس کو وہ پاس جاری کریں گے ،وہی نماز کے لئے کسی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔

ہم یہ بات تسلیم کر لیتے ہیں کہ اس میں حکومت کی نااہلی ہے ،لیکن کیا یہ سب الزامات حکومت اور حکمرانوں پر ڈال کر ہم سب بری الذمہ ہو جاتے ہیں؟ نہیں ،بالکل نہیں !!اب حکومت کے پاس اتنے وسائل کہاں ہیں؟ آپ اپنے طور پر سروے کر کے دیکھ لیں۔ ایک ایک تھانے میں کم از کم پچیس سے تیس تک مساجد ہیں ۔اب ظاہر ہے کہ ایک تھانے کی حدود میں اگر پچیس مساجد ہیں ،تو اس تھانے کو پچیس کانسٹیبل صرف ان مساجد کے لئے چاہئیں اور یہ صبح سے لے کر رات دس بجے تک یہی ڈیوٹی دے سکتے ہیں ،باقی امن وامان کا مسئلہ کہاں سے حل ہوگا ؟ ہم سب اس فرقہ پرستی اور ایک دوسرے کو کافر ،مرتد اور واجب القتل گردانے میں زور شور سے مصروف ہیں۔

ملک کے کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے گاؤں ، قصبے یا شہر میں رہنے والے اپنے اردگرد دیکھیں اور ایمانداری اور سچے دل سے جائزہ لیں ،تو کیا ہرجگہ ، ہرکوئی اپنے مسلک کو سچّا اور دوسرے کو جھوٹا اور کافر ، بدعت اور مرتد کہنے میں مصروف نہیں ہے ؟ روزانہ گلیوں ، بازاروں اور دفتروں میں بحث مباحثے ہوتے ہیں ، اپنے اپنے علماء کی طرف سے گھڑے ہوئے دلائل زور شور سے دیئے جاتے ہیں ۔ بات گالی گلوچ سے ہاتھا پائی تک پہنچ جاتی ہے اور پھر یہ کم علمی اور جہالت کی آگ پھیلتے پھیلتے ذاتی دشمنیوں میں تبدیل ہو جاتی ہے ،جو بعد میں ان کے تنظیمی ہیڈ کوارٹروں میں زیرغور آتی ہے ۔ان تنظیموں میں ان لوگوں کو ہی بڑا عالم اور ذاکر سمجھا جاتا ہے، جو اپنے مخالف فرقے کے بارے میں زیادہ تضحیک آمیز گفتگو کر سکیں ۔دیکھا جاتا ہے کہ انہی نام نہاد دینی علماء کو دوسرے علاقوں میں معصوم ذہنوں کو برافروختہ کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے ۔انہی لوگوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔’’ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا ،تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے اور ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے ،اسی طرح آج ہم بھی ان کو بھلا دیں گے۔‘‘

(سورہ الاعراف)

میں نے جب سے مسجدوں میں پاس جاری کرنے کی خبر پڑھی ہے تو یہی سوچ رہا ہوں کہ کیا ہم پاکستانی اور سب مذہبی جماعتیں واقعی بے حس ہوگئی ہیں، یا جان بوجھ کر اس معاملے میں ایک طرح کی مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں؟ میں پاکستان میں ہر اس شخص سے مخاطب ہوں جس کو پاس لے کر مسجد جانے والی خبر سے دکھ اور افسوس ہوا ہے ۔کیا ہمارے ملک کی مذہبی جماعتیں اس ملک کی بھلائی میں دلچسپی نہیں رکھتیں ؟ پچھلے دو تین برسوں سے ان جماعتوں نے اپنا سارا فنڈ سیاسی طاقت اور بھرپور پروپیگنڈہ ،صرف اور صرف وردی کے نام کی مخالفت پر خرچ کیا ہے۔

یہ لوگ اخبارات ، سینٹ ،قومی اسمبلی اور نجی ٹی وی چینلوں پر وردی کی گردان میں لگے ہیں ۔ روزانہ ٹی وی پر انہیں دیکھیں ،معزز علماء کرام اسمبلی میں ڈھول پیٹ رہے ہوتے ہیں اور وعظوں میں فرماتے ہیں کہ موسیقی حرام ہے ۔اسمبلیوں میں پچھلے دو برسوں سے انہوں نے نعرے بازی کے علاوہ اور کوئی کام ہی نہیں کیا۔اے خدا کے بندو! اس فرقہ پرستی کی لعنت ہی کو ختم کروا دو۔لیکن لگتا ہے کہ انہیں اور کوئی کام ہی نہیں ہے ۔وردی ان کی زندگی اور موت کا مسئلہ بن گئی ہے۔ وردی کا شور تو آج ہے ۔یہ مسجدوں اور امام بارگاہوں میں قتل و غارت تو ان علماء حضرات کے اتحادیوں اور دوستوں کے دور سے جاری وساری ہے۔ جب لوگ انہیں دونوں ہاتھوں سے ڈیسک بجاتے ہوئے دیکھتے ہیں ،تو ان کے رویّے سے ذہن میں ایک عالم دین کا تصور پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ جب انہیں بتایا جائے تو یہ علماء علامہ اقبالؒ کا یہ فرمان سناتے ہیں۔

’’جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی‘‘

جناب! اس شعر پر غور کریں تو اس کا ہمارے ملک کی آج کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، جہاں جھوٹ اور ریاکاری کا دوسرا نام سیاست ہے ۔چودہ سو پچیس سال پہلے ،جو اللہ کا فرمان ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے ،اسی طرح بددیانت ، خائن اور جھوٹا بھی کبھی اللہ کے دین کا دوست نہیں ہوسکتا اور جو ان سے دوستی رکھے گا، وہ بھی اللہ کے احکامات کی واضح مخالفت کرے گا۔‘‘

❁❁❁❁❁

غالیانہ القاب وخطابات

رسول کائنات خاتم الانبیاء والاصفیا ﷺ نے آخری دور کے فتنہ پرداز علماء ظواہر کو بدترین خلائق سے موسوم فرمایا۔(مشکوٰۃ کتاب العلم روایت حضرت علیؓ) اسی کے مطابق برصغیر کے شہرۂ آفاق صاحب کشف والہام بزرگ اور عالم ربّانی حضرت سیّد ولی اللہ شاہ صاحب دہلوی (ولادت 1114ھ ۔وفات 1176ھ) نے ’’الفوز الکبیر‘‘ میں متنبہ فرمایا تھا۔

’’اگر تم اس امت میں یہود کا نمونہ دیکھنا چاہو تو ان علماء سوء کو دیکھ لو جو دنیا کے طالب اور اپنے اسلاف کی تقلید کے خوگر اور کتاب وسنّت سے روگردانی کرنے والے ہیں۔(الفوزالکبیر اردو ترجمہ صفحہ 17۔ناشر ادارہ ’’اسلامیات‘‘ لاہور)

اب دیکھئے کہ اس طائفہ کی ذرّیات باقیات اپنے اور دیگر پیشہ ور علماء سوء کے لئے کیسے کیسے غالیانہ القاب اختراع کر کے عوام کو گمراہ کر رہی ہے ۔اس امر کا کسی قدر اندازہ اس سال کی تیسری سہ ماہی میں پنجاب میں شائع ہونے والے قدآدم پوسٹروں سے بھی ہوتا ہے جو معراج ،عرس مبارک ،جشن میلاد النبی ،شب بیداری وغیرہ جلی سرخیوں اور رنگین لفظوں کے ساتھ باتصویر شائع ہوئے۔

اس سلسلہ میں بطور نمونہ مہتمم جامعہ حنفیہ سیالکوٹ کے ایک جہازی سائز پوسٹر کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جامعہ حنفیہ نے اپنے ایک ’’عرس مبارک‘‘ کی پبلسٹی کے لئے ایک حافظ صاحب اور ایک ہندوستانی پیر صاحب کی شرکت کا ڈھنڈورا پیٹا ہے تا یہ تقریب کثرت سامعین کے ساتھ دھوم دھام سے منائی جا سکے ۔حافظ صاحب کے لئے تعارفی خطابات ان لفظوں میں تجویز کئے گئے ہیں :۔

’’محسن ملت ۔آفتاب طریقت ۔شمع رشد و ہدایت ۔ماہتاب شریعت ۔پیکر علم ووفا‘‘

ہندوستانی پیر صاحب کے نام گرامی کو ’’شہزادہ غوث الوریٰ‘‘ ’’غازی ملت‘‘ اور ’’عالمی مبلغ اسلام‘‘ جیسے خلاف حقیقت اور صریحاً مبالغہ آمیز خطابات سے زینت بخشی گئی ہے۔ ؎

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

❁❁❁❁❁

’’مدنی تربیت گاہ‘‘ اور اس کا دلچسپ اور انوکھا نصاب

برسوں سے بریلوی علماء نے اپنا ایک اڈہ سبز منڈی کراچی میں قائم کر رکھا ہے جس کو مذہبی حلقوں میں مقبول بنانے کے لئے ’’مدنی تربیت گاہ‘‘ فیضان مدینہ اور دعوت اسلامی کا عالمی مرکز کے سائن بورڈ آویزاں ہیں ۔پیری مریدی کے اس نفع بخش کاروبار کی باگ ڈور ’’شیخ طریقت امیر اہلسنّت‘‘ ابو البلال حضرت ......عطار رضوی صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ دعوت اور مدنی فیضان کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے ’’شیخ طریقت‘‘ کے ایک عقیدت مند نے حال ہی میں ’’مکتبہ مدینہ‘‘ کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جس کا رنگین سرورق ’’مدنی تربیت گاہ‘‘ کے فوٹو سے مرصع ہے۔

رسالہ میں مصلحتاً ابتدائی صفحات کی بجائے مضمون کے آخری حصہ میں اس نئے فرقہ کا نام قادری عطاری یا قادریہ عطاریہ بتلایا گیا ہے اور اس میں شمولیت کے لئے فارم کا ایک مسودہ بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ صاحب رسالہ نے ’’مدنی تربیت گاہ‘‘ کے نصاب اور پروگرام کا خلاصہ نہایت انوکھے انداز میں کرایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں :۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت ،شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے ،انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔